وَمَآ اَرۡسَلۡنٰکَ اِلَّا رَحۡمَۃً لِّلۡعٰلَمِیۡنَ

خرم شہزاد قادری کی نقابتوں کا مجموعۂ خاص

آفتابِ نقابت

از افادات

شاہِ نقابت، محمد خرم شہزاد قادری

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

صلی اللہ علی حبیبہٖ محمد و آلہٖ وسلم

خرم شہزاد قادری کی نقابتوں کا مجموعہ خاص

آفتابِ نقابت

زیرِ سرپرستی:

حاجی پیر انعام اللہ طیبی برکاتی نقشبندی مدظلہ العالی

خلیفہ مجاز آستانہ عالیہ حضرت کرماں والہ شریف

از افادات

شہنشاہ نقابت

محمد خرم شہزاد قادری

کرماں والا بک شاپ

دکان نمبر ۵۔ دربار مارکیٹ لاہور

Voice: 042-37249515 0307-4132690

بفیضانِ کرم

شمس العارفین سراج السالکین قطب الاقطاب پیر طریقت رہبر شریعت

حضرت پیر سید محمد اسماعیل شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

المعروف حضرت کرماں والے۔ آستانہ عالیہ حضرت کرماں والا شریف (اوکاڑہ)

- حضرت پیر سید محمد عثمان علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ (دربارک کرم دیا)
- حضرت پیر سید میر طیب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ (دربارک کرم دیا)
- حضرت پیر سید غلام جیلانی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ (دربارک کرم دیا)
- حضرت پیر سید محمد علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ
- حضرت پیر سید محمد عثمان علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ
- حضرت پیر سید غضنفر علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

زینت المسندات فخر السادات

حضرت پیر سید

صمصام علی شاہ بخاری

جانشین حضرت کرماں والا شریف

زینت المسندات فخر السادات

پیر طریقت رہبر شریعت حضرت پیر سید

بابا جی میر طیب علی شاہ بخاری

سجادہ نشین حضرت کرماں والا شریف

زیر سرپرستی

حاجی محمد انعام اللہ طیبی

جانشین حضرت کرماں والا شریف

الحاج صوفی

برکت علی رحمۃ اللہ علیہ

بانی کرماں والا بک شاپ

مرتب

سمیع اللہ برکت

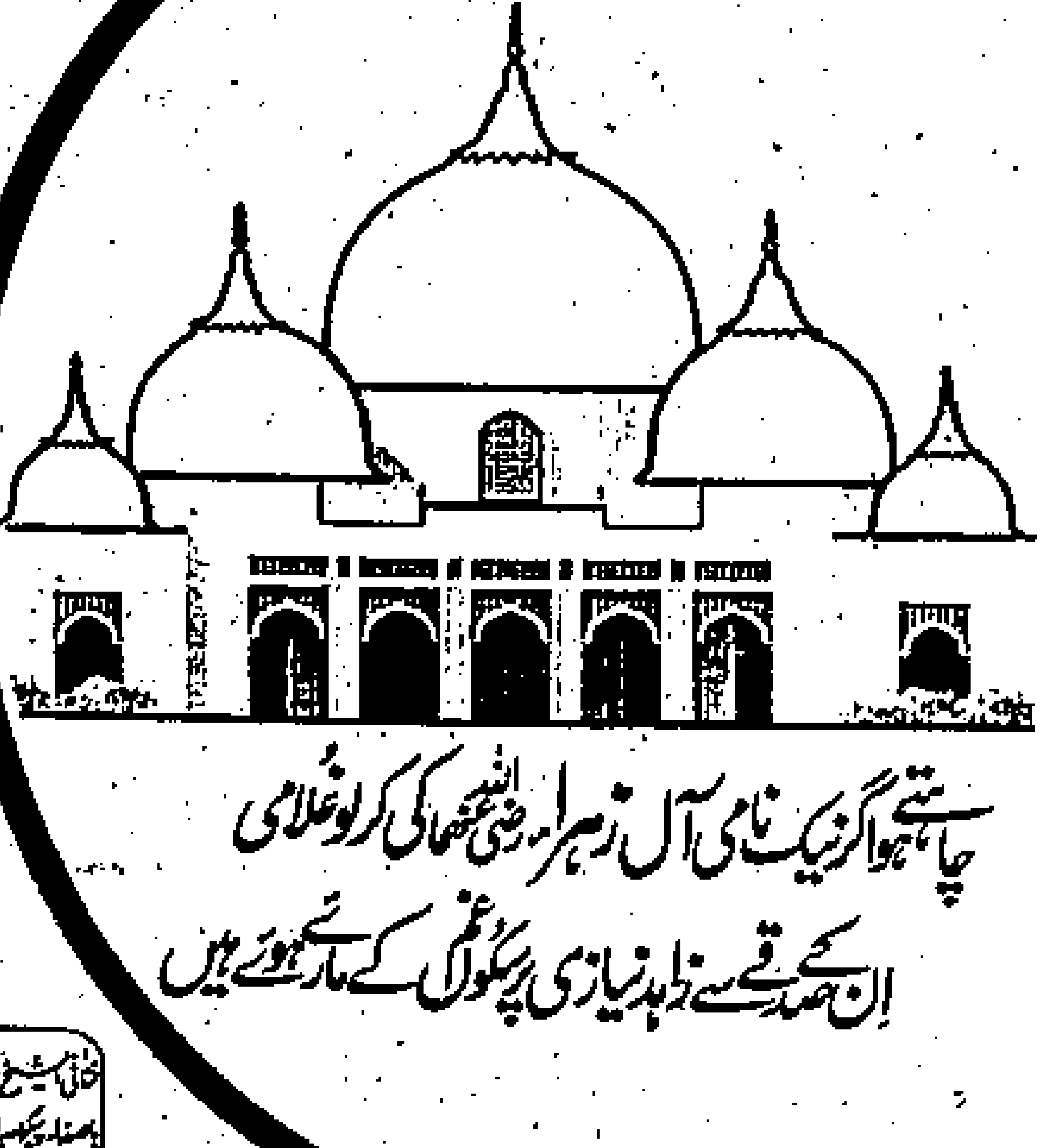

چاہتے ہو اگر نیک نامی آل زہرا رضی اللہ عنہا کی کرو غلامی

ان کے صدقے سے زاہد نیازی پر سکوں غم کے مارے ہوئے ہیں

ہادی پیر کامل کاملاں رہنما

السلام اے شاہ محمد اسماعیل قطب زمین

السلام اے پیر جیلانی میاں کے جانشین

جملہ حقوق محفوظ ہیں

اشاعت 21-04-2013

قیمت 280 روپے

فہرست مضامین

مضامین	صفحہ
عرضِ ناشر	۵
دیباچہ	۶
حصہ حمد باری تعالیٰ	۹
حمد باری تعالیٰ	۱۱
حمد	۱۲
سبحان اللہ	۱۳
اوّل حمد ثناء الٰہی	۱۴
تیری شان جل جلالہٗ	۱۵
تو اور نہیں میں اور نہیں	۱۶
سبحان تیری قدرت	۱۷
فضائل میلاد شریف ونعتیہ کلام	۱۹
تھی جس کے مقدر میں	۲۱
فضل رب العلیٰ اور کیا چاہیئے	۲۲
میرا دل اور میری جان مدینے والے	۲۳
محفل میلاد کی برکات	۲۴
کوچہ میں تیرے	۲۸
اے چہرۂ زیبائے تو	۳۱
من تو شدم تو من شدی	۳۵
نور محمد مصطفیٰ ﷺ	۳۸
تعظیم محمد	۴۲
اُجالا درود کا	۴۴
کڈا سوہنا نام محمد دا	۴۶
عجب رنگ پر ہے	۴۷
پیکرِ دلربا بن کے آیا	۴۸
کوئی ہم پایہ نہ ثانی	۴۹
میں تو پنجتن کا غلام ہوں	۵۰
چلو دیارِ نبی کی جانب	۵۱
تنہائی کے سب دن ہیں	۵۲
خسروی اچھی لگی	۵۳
بگڑی بھی بنائیں گے	۵۴
جتنا دیا سرکار نے	۵۵
ہم کو اپنی طلب سے سوا	۵۶
نعت شریف	۵۷تا۶۲
شب معراج	۶۳
یا خدا جسم میں جاں رہے	۶۶
حُسنِ سرور دو جہاں	۶۷
نعت شریف	۵۸تا۷۰
صل علیٰ محمدؐ	۷۱
یا محمد مصطفیٰ	۷۳
نہ زر دارم نہ پر دارم	۷۴
محمد مصطفیٰ صلی علیٰ کی آج محفل ہے	۷۷
باتیں بھی مدینے کی	۸۳
یا مصطفیٰ خیر الوریٰ	۸۴
جلوے دکھا دیئے ہیں	۸۵
مدینے بلا یا مینوں	۸۷
چڑھدے سورج	۸۸
مر گئے اونہاں دے	۸۹
آمد مصطفیٰ ﷺ	۹۲
سلسلہ ناز	۹۴

انداز ہمارے نہیں ہوتے ۹۵
محمد کی ادا دیکھی ہے ۹۶
اَکھ ۹۷
مقام عشق ۹۹
جشن آمد رسول مقبول ﷺ ۱۰۱
ورفعنا لک ذکرک ۱۰۴
محفل میلاد ۱۰۸
آداب محفل میلاد ۱۱۱
آمد ہے آج ۱۱۶
محفل پاک رسول کریمؐ ۱۱۸
میرے آقا دی محفل ۱۲۱
رسول آتے ہیں ۱۲۴
الصلوۃ والسلام ۱۲۶
جلوۂ مصطفیٰ ﷺ ۱۲۷
یا تم جانو یا ہم جانیں ۱۲۸
وہ جمال اپنا دکھا گئے ۱۲۹
اووی ویلا آوے یار ۱۳۰
روضۂ مولا دیکھو ۱۳۱
اغثنی یا رسول اللہ ۱۳۲
اے عاشقو مژدہ ہو ۱۳۴
اودھے ہتھ مہار ۱۳۶
فلک خوبصورت سجایا ۱۳۸
عشق نے خواب میں دیدار دکھایا ۱۴۲
حصہ مناقب ۱۴۳
من کنت مولیٰ ۱۴۵
فضائل علی مولاؑ ۱۴۸
مولا علی مشکلکشا ۱۵۳
اِن کوفیوں نے کیسا ستایا حسین کو ۱۵۴
غم حسین کو سینے میں بسا رکھا ہے ۱۵۵
میرے حسین تجھ کو سلام کرتے ہیں ۱۵۹
غم خواروں کو سلام ۱۶۱
رب جانے تے حسین جانے ۱۶۳
عرض کرتی تھی ۱۶۶
عاشق صادق سیّدنا حضرت بلالؓ ۱۶۷
حلیمہؓ دائی ۱۷۸
ایہہ تن رب سچے دا حجرہ ۱۸۶
شان حضرت داتا گنج بخشؒ ۱۹۰
دربار داتا گنج بخش ۱۹۶
غوث اعظمؒ ۱۹۸
اے مُرشد طریقت ۲۰۰
قصیدہ حضرت حاجی وارث علی شاہ ۲۰۱
شان غوث اعظمؒ ۲۰۴
محی الدین جیلانی ۲۰۸
یاغوث اعظم دستگیر ۲۱۲
خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ ۲۱۳
خواجہ غریب نواز ۲۱۵
خواجہ اجمیری کی چادر ۲۱۸
رنگِ مرشد ۲۱۹
خواجہ مسعود الدین گنج شکرؒ ۲۲۰
حضرت خواجہ علاؤالدین علی احمدؒ ۲۲۱
حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءؒ ۲۲۳
شاہ نصیر الدین روشن چراغ دہلویؒ ۲۲۵
کلام حضرت باہوؒ ۲۲۶
حصہ رباعیات ۲۳۱
شان حسین ۲۳۲
حصہ متفرقات ۲۴۱

عرضِ ناشر

عزیزی قارئین کرام!

السلام وعلیکم ورحمۃ اللہ۔ اللہ کریم کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے ہمیں یہ توفیق بخشی کہ ہم زیرِ نظر کتاب شائع کرنے کے قابل ہوئے۔ اس کتاب کو مرتب کرنے کا میں نے محترم خرم شہزاد کو قریب سات آٹھ برس قبل اس وقت کہا تھا جب ہم لوگ حجازِ مقدس کے سفر میں تھے۔ خرم شہزاد صاحب بلا شبہ ایک معروف نقیب ہیں اور ان کے شب و روز محافل میں اللہ اور اللہ کے رسول کریم کا ذکر ہی کرنے میں بسر ہوتے ہیں۔

خرم شہزاد صاحب کا مختصر سا تعارف یہ ہے کہ آپ کی ولادت ستمبر 1983ء میں ہوئی۔ آپ نے حصولِ تعلیم کے بعد اپنی زندگی کو مدحتِ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے وقف کر دیا جبکہ آپ نے باقاعدہ طور پر نقابت کا آغاز 2000ء کے اوائل میں کیا اور ابھی تک آپ ایک انتہائی مصروف و مقبول نقیب ہیں۔

اپنے معزز قارئین کرام سے ہماری یہ التماس ہے کہ اس کتاب میں اگر کوئی غلطی یا کوتاہی بتقاضائے بشریت رہ گئی ہو تو از راہِ کرم ادارہ کو ضرور مطلع فرمائیں تاکہ اس کی درستگی ہو سکے۔ ادارہ تہہ دل سے آپ کا شکر گزر ہوگا۔

آپ کا خیر اندیش

ابوالحسن محمد سمیع اللہ برکت

دیباچہ

الحمد لِلّٰہ رب العالمین. والصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ و علیٰ آل و اصحابک یا حبیب اللہ بندۂ ناچیز بلاشبہ عاصی و گنہگار وناتواں ہے مگر اللہ کریم علیم وخبیر کی بارگاہ بیکس پناہ سے بخشش و مغفرت کا طلبگار ہے۔ اس حقیر نے جب سے ہوش سنبھالا ہے اس کی زندگی مدحِ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سنتے اور بیان کرتے ہی گزری ہے۔

کیونکہ یہی ماحول بندۂ عاجز کو اپنے گھر سے بھی ملا۔ اسی لئے اس بندۂ ناتواں و عاجز و مسکین کے رگ و پے میں مدحتِ رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہی موجزن ہے۔ ایک عرصہ دراز سے میرے سرپرست حضرات اور احباب مجھ سے یہ تقاضا کر رہے تھے کہ جو کلام میں محافل میں پڑھتا ہوں اس کو کتابی شکل میں پیش کروں مگر گوناں گوں مصروفیات کی وجہ سے میں پہلوتہی کا مرتکب ہوتا چلا آ رہا تھا۔

یہ 2004ء کی بات ہے کہ جب یہ بندہ عاجز اور جناب سمیع اللہ برکت صاحب عمرہ شریف کے مقدس سفر پر گئے تو اس دوران میرے محترم دوست جناب سمیع اللہ برکت جو کہ بفضلہٖ تعالیٰ بذاتِ خود معروف اشاعتی ادارے ''کرمانوالہ بک شاپ'' کے مالک ہیں۔ نے مجھے ارشاد فرمایا کہ اپنے

پڑھے ہوئے کلاموں کو ہمت کر کے یکجا کروں۔ اسی کے ساتھ انہوں نے مجھے یہ بھی فرمایا کہ وہ میری اس پہلی کاوش کو شائع بھی فرما دیں گے۔ جزاک اللہ خیرا۔

مگر ان کی بات پر عمل کرتے کرتے اتنے ماہ وسال بیت گئے۔ اللہ کریم کا احسانِ عظیم ہے کہ یہ بندۂ عاجز و مسکین اپنی بے پناہ مصروفیات کے باوجود اس کو مکمل کرنے میں کامیاب ہوا۔ بلاشبہ یہ کتابی شکل میں جو آپ کے ہاتھوں میں موجود ہے تو یہ صرف اور صرف جناب محترم سمیع اللہ صاحب اور ان کے برادرِ اصغر الحاج سیف اللہ برکت صاحب ہی کی مرہونِ منت ہے۔ وگرنہ میرے تو یہ بس کی بات ہرگز نہ تھی۔

اس موقع کا فائدہ اُٹھائے ہوئے میں چند معروضات پیش ضرور آنا چاہوں گا کہ یہ جو چلن عام ہو چلا ہے کہ محافل نعت کو لچر گانوں کی طرزوں پر نعتوں کے نام پر بدنام کیا جا رہا ہے تو یہ بات صاف صاف غیر شرعی ہی نہیں بلکہ غیر اخلاقی بھی ہے۔ کیونکہ ان محافل میں عام طور پر سادہ لوح لوگ آتے ہیں اور وہ لوگ ان محافل سے کوئی اچھا سبق لیکر جاتے ہیں بلکہ ان معصوم اور سادہ لوح لوگوں کو دیگر مسالک کے لوگوں کے بڑے چبھتے ہوئے سوالوں کے جواب بھی دینا پڑتے ہیں۔ میری عرض محض اتنی سی ہے کہ خدا را وہ لوگ جو اسٹیج کی زینت ہوا کرتے ہیں وہ ان غیر شرعی حرکات کو کنٹرول کریں اور ان لوگوں کی اصلاح کریں جو کہ ایسی حرکات اور غیر معیاری کلام کو لچر اور بے ہودہ گانوں کی طرزوں پر پڑھتے ہیں۔

میرے خیال میں تو اس طرح نعتِ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم کی توہین ہو جاتی ہے جس سے سننے والوں کو بھی کسی قسم کا ثواب حاصل نہیں ہو پاتا ہے میری دست بستہ گذارش ہے کہ ان محافل کو خیر و برکت کا ذریعہ بنانا چاہیئے۔ معتبر اکابرین کو اپنی ذمہ داریوں کا احساس ہونا چاہیئے اور انہیں چاہیئے کہ کسی بھی قسم کی غیر شرعی اور غیر اخلاقی حرکت کا اگر کوئی نعت خواں ارتکاب کرے تو وہ فوراً اس کی اصلاح کریں۔

آخر میں بندہ دعا گو ہے کہ میری اس کاوش کو اللہ کریم غفور الرحیم اپنی بارگاہ عالیہ میں قبول فرمائے اور اسے میرے لئے باعثِ نجات بنائے۔ یا الہ العالمین! نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے صدقہ میرے دوستوں اور عزیزوں پر اپنا خصوصی رحم و فضل فرما اور میرے والدین پر اپنی خاص رحمت کے دروازے کھول دے۔ یا اللہ کریم اس کتاب کو پڑھنے والوں پر بھی اپنی رحمتوں کے دروازے کھول دے اور ان کی جائز نیک تمناؤں کو اپنی خصوصی رحمت سے پورا فرما۔ آمین یارب العالمین۔

بمقام: قلعہ محمدی	نیاز مند
راوی لاہور لاہور	محمد خرم شہزاد قادری
جمادی الاوّل ۱۴۳۴ء	0300-4274932
مارچ 2012ء	0321-8474932

حصہ

حمد باری تعالیٰ

حمدِ باری تعالیٰ

یا الٰہی حشر میں خیر الوریٰ کا ساتھ ہو
رحمتِ عالم جنابِ مصطفیٰ کا ساتھ ہو

یا الٰہی ہے یہی دن رات میری التجا
روزِ محشر شافعِ روزِ جزا کا ساتھ ہو

یا الٰہی آئے جس دن گرمیوں پر آفتاب
اس سزاوارِ خطابِ والضحیٰ کا ساتھ ہو

یا الٰہی حشر میں نیچے لوائے حمد کے
سیّد سادات فخرِ انبیاء کا ساتھ ہو

یا الٰہی پُل کے اوپر بھی بہ ہنگامِ گزر
دستگیرِ بیکساں اُس پیشوا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب عمل میزان میں تلنے لگیں
سید الثقلین ختم الانبیا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب قیامت میں صفیں بندھنے لگیں
اہل بیتِ مجتبیٰ آلِ عبا کا ساتھ ہو

☆......☆......☆

حمد

هٰذا مِنْ اَسمَآءِ الْحسُنٰی سُبحَانَ اللّٰہ سُبحَانَ اللّٰہ
سُبُوْحٌ قُدُوسٌ اعلٰی سُبحَانَ اللّٰہَ سُبحَان اللّٰہ
حَیُّ الْقَیُّومُ قَوِیُ قَادِر ظاھِرَ بَاطِن اوّل اٰخِرُ
وَارِث وَالِیُ اَعلٰی اَوْلٰی سُبحَانَ اللّٰہ سُبحَانَ اللّٰہ
حَقٌّ مَلکٌ مُنِعمٌ مُغنٰی اَحَدٌ صَمَدٌ نُورٌ مُعطِیٰ
سُبحَانکَ یَا ربَّ الاَعْلٰی سُبحَانَ اللّٰہ سُبحَانَ اللّٰہ
لَو کَانَ تمَناءِ الْجنّتُ فِی کُلِ بلاءٍ والعُسُرتِ
یَا اَیُّھَا الانْسَانُ اِقْرَا سُبحَانَ اللّٰہ سُبحَانَ اللّٰہ
فِی کُلِ زَمَانٍ قُل اکبر ثُمَّ انْظُرفِی القلب المضطر
اَلحقَ بخَاتِکَ فِی ھٰذا سُبحَانَ اللّٰہ سُبحَان اللّٰہ

(اکبر شاہ وارثی)

☆......☆......☆

سبحان اللہ

ساقی ہے میرا وہ شاہِ زمن سبحان اللہ سبحان اللہ
کیا خوب کھلا ہے دل کا چمن سبحان اللہ سبحان اللہ
جلوے سے تیرے ہے کب خالی پھل پھول پھلی پتہ ڈالی
ہے رنگ تیرا گلشن گلشن سبحان اللہ سبحان اللہ
گر دل میں چشم بینا ہو بت خانہ ہو کعبہ ہو
گھر گھر میں اس کے ہیں درشن سبحان سبحان اللہ
جب ذات کے ساتھ صفات ہوئی وحدت کثرت کی برات ہوئی
ہیں آپ ہی دولہا آپ دُلہن سبحان اللہ سبحان اللہ
بہروپ بھروں دیوے جاؤں یہ سب کی زباں سے کہلاؤں
وہ آئی وارث کی جوگن سبحان اللہ سبحان اللہ
آباد رہے یہ میخانہ اکبر کو پلا دو پیمانہ
ہو مرتے دم تک یہ ہی سخن سبحان اللہ سبحان اللہ
(اکبر شاہ وارثی)

☆......☆......☆

اوّل حمد ثناء الٰہی

اول حمد ثناء الٰہی، جو مالک ہر ہردا
اُس دا نام چتارن والا، کوئی میدان نہ ہردا
آپے دانا، آپے بینا، ہر کم کردا آپے
واحدِ لا شریک الٰہی، صفتاں نال سُنجاپے
واہ واہ صاحب بخشن ہارا، تک تک اڈ گناہاں
عزت رزق نہ کھسے ساڈا، دیندا فیر پناہاں
کناں باجھوں سننے والا ۔، تکدا اے بن نیناں
باجھ زبان کلام کریندا، ناں اُس بھائی نہ بھیناں
غالب امر مبارک اس دے، نہ ہویاں نوں کیتا
ہویاں نوں نابود کریسی، آپ ہمیشہ جیتا
رحمت دا مینہ پا خدا ، باغ سُکا کر ہریا
بوٹا آس اُمید میری دا، کردے ہریا بھریا
(میاں محمد بخش)

☆......☆......☆

تیری شان جل جلالہ،

تیری دو جہاں کو ہے جستجو تیری شان جل جلالہ
ہے یہاں بھی تو ہے وہاں بھی تو تیری شان جل جلالہ،
تیرا ذکر کرتی ہیں قمریاں تیری یاد کرتی ہیں بُلبلیں
ہے چمن میں زمزمہ چار سُو تیری شان جل جلالہ
تیرے حکم سے جو ہوا چلی تو چٹک کے بولی کلی کلی
ہے کریم تو ہے رحیم تو تیری شان جل جلالہ
ہے تجھی سے تیری طلب مجھے تیری ذات پاک ہے شرک سے
ہے تجھی سے تیری ہی آرزو تیری شان جل جلالہ
ہے سیاہ نامہ ورق ورق اسی شرم سے ہوں غرق غرق
کس منہ سے ہوں تیرے رو برو تیری شان جل جلالہ
ہوا کفر و شرک جو زور پر تو کیا زمانہ میں جلوہ گر
شہِ دیں محمد نیک خُو تیری شان جل جلالہ
جو جزا کے روز تُو تخت پر بڑی شان سے ہو جلوہ گر
کہے اکبر اُس گھڑی دو بدو تیری شان جل جلالہ

(حضرت اکبر شاہ وارثی)

تو اور نہیں میں اور نہیں

ہے ایک مکاں اور ایک مکیں تو اور نہیں میں اور نہیں
پھر کیوں نہ ہو دل میں صاف یقیں تو اور نہیں میں اور نہیں
جب صاف ہو دل کا آئینہ کھل جاتی ہے چشم بینا
پھر حق حق کہتے ہیں حق بیں تو اور نہیں میں اور نہیں
نحن اقرب سے کھلتا ہے تو مجھ سے ملتا جلتا ہے
پھر کیوں میں جاؤں اور کہیں تو اور نہیں میں اور نہیں
ممکن ہی نہیں ممکن ہی نہیں تو اور کہیں میں اور کہیں
ہے تو بھی یہیں ہوں میں بھی یہیں تو اور نہیں میں اور نہیں
ہے وصل کی اکبر جب خوبی خود کہہ دے شانِ محبوبی
تو مجھ سے قریں میں تجھ سے قریں تو اور کہیں میں اور کہیں

(حضرت اکبر شاہ وارثی)

☆......☆......☆

سُبحان تیری قدرت

کہتا ہے مُرغِ صحرا ، سبحان تیری قدرت
عاشق ہوں اس صدا کا ، سبحان تیری قدرت

گلکاریوں سے تُو نے کیا کیا عجب بنایا
پھل پھول بیل بوٹے ، سبحان تیری قدرت

ایک ایک سے جدا ہے ، سب کی نئی ادا ہے
ہر رنگ ہے نرالا ، سبحان تیری قدرت

صناعیاں ہیں تیری پھولوں میں ڈالیوں میں
پتوں پہ نقش تیرا ، سبحان تیری قدرت

لعل و گہر بنا کے ، شمس و قمر بنائے
پھر آپ ان میں چمکا ، سبحان تیری قدرت

باغِ جہاں کے مالی ، تیری ہے شان نرالی
کیا کیا چمن کو سینچا ، سبحان تیری قدرت

نیرنگیوں سے تیری حیران ہو کے اکبر
پڑھتا ہے یہ وظیفہ، سبحان تیری قدرت
(اکبر شاہ وارثی)

☆......☆......☆

فضائل میلاد شریف

و

نعتیہ کلام

تھی جس کے مقدر میں

تھی جس کے مقدر میں گدائی تیرے در کی
قدرت نے اُسے راہ ، دکھائی تیرے در کی

میں بھول گیا نقش و نگارِ رُخِ جنت
صورت جو کبھی سامنے ، آئی تیرے در کی

پھر اُس نے کوئی اور تصور نہیں باندھا
ہم نے جسے تصویر ، دکھائی تیرے در کی

رویا ہوں میں اُس شخص کے پاؤں سے لپٹ کے
جس نے بھی کوئی بات ، سنائی تیرے در کی

یہ ارض و سماوات ، تیری ذات کا صدقہ
محتاج ہے یہ ساری ، خُدائی تیرے در کی

پانے کو تو یہ شمس و قمر ، چرخ نے پائے
کیا پایا اگر خاک نہ ، پائی تیرے در کی

آیا ہے نصیر آج ، تمنا یہی لے کے
پلکوں سے کیئے جایئے ، صفائی تیرے در کی

(حضرت پیر سید نصیر الدین نصیر)

فضل رب العلیٰ اور کیا چاہیئے

فضلِ ربُّ العلیٰ اور کیاَ چاہیئے
مل گئے مصطفیٰ ﷺ اور کیا چاہیئے

دامنِ مصطفیٰ ﷺ جس کے ہاتھوں میں ہو
اس کو روزِ جزا اور کیا چاہیئے

گنبدِ سبز خوابوں میں آنے لگا
حاضری کا صلہ اور کیا چاہیئے

بھیک کے ساتھ ہی ان کے دربار سے
مل رہی ہے دُعا اور کیا چاہیئے

یہ جبیں اور ریاض الجنہ کی زمیں
اب قضا کے سوا اور کیا چاہیئے

ہے سکندؔر ثناء خوانِ شاہِ اُمم
عزت و مرتبہ اور کیا چاہیئے

(سکندر لکھنوی)

میرا دل اور میری جان مدینے والے

میرا دل اور میری جان مدینے والے
تجھ پہ سو جان سے قربان مدینے والے

بھر دے بھر دے مرے داتا مری جھولی بھر دے
اب نہ رکھ بے سر و سامان مدینے والے

کُل کے مطلوب کا محبوب ہے معشوق ہے تُو
اللہ اللہ رے تری شان مدینے والے

کام آتی ہے تری ذات ہر اک دُکھیا کے
میری مشکل بھی ہو آسان مدینے والے

پھر تمنائے زیارت نے کیا دل بے چین
پھر مدینے کا ہے ارمان مدینے والے

تیرا در چھوڑ کے جاؤں تو کہاں جاؤں میں
میرے آقا میرے سلطان مدینے والے

سگِ طیبہ مجھے سب کہہ کے پکاریں بیدمؔ
یہی رکھیں میری پہچان مدینے والے

(حضرت بیدم وارثی)

محفلِ میلاد کی برکات

حضرت مولانا عبد اللہ بن عیسیٰ انصاری علیہ الرحمۃ روایت فرماتے ہیں کہ "ہمارے پڑوس میں ایک نیک بخت و نیک سیرت بڑھیا رہتی تھی جو کہ بے حد متقی و پرہیز گار تھی۔ جب دیکھو وہ عبادات میں مشغول رہا کرتی تھی۔ ایک روز اس کا انتقال ہوگیا۔ اس کے سامان میں سے ایک دینار برآمد ہوا۔ یہ دینار اس نے سوت بیچ کر حاصل کیا تھا۔

اس کے جواں سال بیٹے نے یہ دینار لیکر عہد کیا کہ اس کو ایسے نیک کام میں خرچ کرے گا کہ جس سے اس کی والدہ اور اس کو خود بھی ثواب حاصل ہو۔ اب وہ کوئی ایسا کوئی موقع تلاش کر رہا تھا کہ جہاں اس دینار خرچ کرے۔ (یاد رہے کہ اس دور میں سونے کے دینار کی بڑی قدر و قیمت ہوا کرتی تھی۔) ایک روز وہ کسی مقام کی طرف جا نکلا تو کیا دیکھتا ہے کہ چند نیک صورت لوگ جمع ہیں اور درود و سلام پڑھ رہے ہیں۔ ان سب لوگوں نے صاف ستھرے اور اچھے اچھے کپڑے پہن رکھے تھے۔

اس جوان نے ان لوگوں میں سے ایک سے پوچھا کہ محفل کس کی ہے تو اسکو جواب ملا کہ یہ مجلس میلاد شریف خیر البشر ہے۔ جوان نے یہ سنا تو وہ بھی اس محفل بابرکت میں شامل ہوگیا۔ محفل سے واپس گھر آیا اور سو گیا۔

رات کو اس نے خواب میں دیکھا کہ گویا قیامت برپا ہے اور منادی ہر جماعت کو نام لیکر پکارتا ہے۔ آخر اس جماعت کو بھی پکارا گیا جس میں یہ جوان تھا۔

منادی نے اس جماعت کے تمام اراکین کو جنت کی اور محلات کی مبارک باد دی۔ وہ جوان بھی اس جماعت کے ساتھ جنت کے اندر داخل ہوگیا۔ اس نے دیکھا کہ وہاں ایک سے بڑھ کر ایک محل تھا جن کے بالا خانوں پر حوریں بناؤ سنگھار کر کے بیٹھی ہوئی تھیں۔ اس نے جب ایک محل میں جانے کا ارادہ کیا تو ایک فرشتہ آیا اور اس نے ایسا جوان کو اندر جانے سے روک دیا اور کہا کہ اے عزیز! یہ مکان تو اس شخص کا ہے جس نے محفلِ مولودِ شریف کا انعقاد کیا تھا اور جو تم اس کے اردگرد محلات دیکھ رہے ہو وہ ان لوگوں کے ہیں جو حاضرینِ محفل تھے اور بڑے ذوق وشوق سے سن رہے تھے اور درود شریف پڑھ رہے تھے۔

صبح کو جب یہ جوان بیدار ہوا تو اس نے اسی دینار کو خرچ کر کے محفلِ میلاد پاک کا اہتمام کیا۔ اس نے حاضرین محفل سے اپنی خواب کو بیان کیا۔ تمام لوگوں نے عہد کیا کہ وہ بھی محافل کا اہتمام کیا کریں گے۔ محفل والی رات کو اس جوان نے خواب میں دیکھا کہ دو محلات بہت ہی قیمتی اور خوبصورت ہیں جبکہ ان کے اردگرد بہت سے محلات ہیں۔ اس نے دیکھا کہ دو محلات میں سے ایک مکان میں اس کی والدہ عمدہ ترین ملبوس زیب تن کیے ہوئے بڑی ہی شان وشوکت

کے ساتھ بیٹھی ہے۔ اس کے پاس سے بہت ہی اعلیٰ قسم کی خوشبو آ رہی تھی۔

فرشتوں نے اس کو بتلایا کہ دوسرا محل اس جوان کا ہے۔ اس نے اپنی والدہ سے سوال کیا کہ میری ماں ان محلات کا سبب کیا ہے تو اس نے بڑے پیار سے بتایا کہ یہ مرتبہ ہمیں تمہاری اس محفلِ میلاد شریف کی بدولت حاصل ہوا ہے جو کہ تم نے دینار خرچ کر کے منعقد کی تھی۔ میرے بیٹے جو تم یہ محلات دوسرے دیکھ رہے ہو وہ ان حاضرین کے ہیں جو اس محفل پاک میں صدقِ دل سے شامل ہوئے تھے۔

شہنشاہ اعظم تولد ہوئے
رسولِ مکرم تولد ہوئے
شہِ دین و دنیا تولد ہوئے
مہ اوجِ علیا تولد ہوئے
تولد ہوئے پیشوائے جہاں
تولد ہوئے مقتدائے جہاں
تولد ہوئے سرورِ مرسلاں
تولد ہوئے رہبرِ دو جہاں
تولد ہوئے رہنمائے قدیم
قسیم و جسیم و نسیم و وسیم
تولد ہوئے بحرِ فیضِ عمیم
نبی و مطاع و نبی کریم

تولد ہوئے مہرِ اوجِ شرف
تولد ہوئے فخرِ عہدِ سلف
تولد ہوئے خواجۂ بعث و نشر
تولد ہوئے شافعِ روزِ حشر

☆......☆......☆

کوچہ میں تیرے

حاضرینِ ذی وقار، مشائخِ ذی احتشام، علمائے اہل سنت اور عمائدین امت یہ بندۂ ناچیز آپ تمامی حضرات کا تہہ دِل سے شکر گزار ہے اور آپ سب کے لئے چشمِ براہ ہے کہ آپ سب نے اپنی گوناں گوں مصروفیات سے وقت نکال کر اس روحانی اور بابرکت محفلِ میں شرکت فرمائی۔ بلاشبہ آج کے اس نفسانفسی کے دور میں یہ بہت ہی سعادت کی بات ہے کہ جب اکثر لوگ اپنے گھروں میں کیبل پرواہیات پروگراموں کے مزے لوٹ رہے ہیں اور کچھ خوش نصیب لوگ اللہ اور اس کے رسولِ برحق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر کی محفل کو سجائے بیٹھے ہیں:

بھلا یہ سعادت اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم کے بغیر حاصل ہوسکتی تھی جی نہیں یہ تو ہرگز نہیں ہوسکتا۔ اللہ عزوجل جس پر چاہے اپنا فضل وکرم فرمائے اور جس کو نہ چاہے تو اس کو دوسرا کوئی دے نہیں سکتا۔

یہ بندۂ عاجز ومسکین ایک نعت شریف پڑھے گا۔ میری استدعا ہے کہ جب شعر ختم کروں تو آپ پورے ذوق وشوق سے اور باآواز بلند کہیئے گا ''ہمارا'' آیئے گنبد خضرا کا تصور اپنے اذھان میں لے کر اس نعت شریف کو پڑھتے ہیں۔

کوچہ میں تیرے خاک کا بستر ہے ہمارا
یہ فرش تو مخمل سے بھی بڑھ کر ہے......... ہمارا

اللہ کا محبوب پیمبر ہے ہمارا
سب امتوں سے مرتبہ، بڑھ کر...... ہے ہمارا

محبوب خدا شافع محشر ہے ہمارا
فردوس جسے کہتے ہیں وہ گھر......... ہے ہمارا

مدفن میں بھی ہے پیش نظر آپ کا جلوہ
ہم سوتے ہیں بیدار مقدر .... ہے ہمارا

اُمت میں تمہاری ہیں، غلاموں میں تمہارے
تقدیر ہماری ہے، مقدر......... ہے ہمارا

کس پیار سے کہتا ہے خدا بیت نبی سے
جو گھر ہے محمد کا، وہی گھر......... ہے ہمارا

دوزخ پہ اگر پُل ہے، تو ہو کہتے ہیں جبرئیل
امت کے اُترنے کے لیے پر......... ہے ہمارا

محشر سے ہمیں لے چلو جنت میں فرشتو
واں جلوہ فگن ساقئ کوثر......... ہے ہمارا

قدموں سے اُٹھائیں گے اگر خدام تمہارے
کہہ دیں گے یہیں آج تو بستر .... ہے ہمارا

طیبہ کے عوض گلشنِ جنت کو نہ لیں گے
مشتاق تمہارا دِلِ مضطر ہے......... ہمارا

امت ہے محمد کی نشاں پوچھتے کیا ہو
فردوس میں خیمہ لبِ کوثر ہے ...... ہمارا
دیدارِ خدا جلوۂ احمد ہے نظر میں
کیا عہد کا دن عرصۂ محشر ہے...... ہمارا
ہر پھر کے فلک کہتا ہے دیدار دکھادے
دن رات تیرے کوچے میں چکر ہے...... ہمارا
کر کر کے وہاں سجدے یہی عرض کریں گے
یہ در ہے حضور آپ کا یہ سر ہے...... ہمارا
طیبہ کی طرف بادِ صبا جلد اڑا دے
کچھ مشتِ غبارِ تنِ لاغر ہے...... ہمارا
مدفن میں اگر آ کے نکیر بن اُٹھائیں
کہہ دیجئے حضرت یہ ثناء گر ہے...... ہمارا
جنت میں مجھے دیکھ کے پڑھتے ہوئے نعتیں
فرمائیں وہ ہنس ہنس کے تو بردہ ہے ...... ہمارا
اے شہِ بطحا تو آقا ہے...... ...... ہمارا
واللیل کی زلفوں والے تو مولیٰ ہے...... ہمارا
والشمس کے چہرے والے تو سہارا ہے...... ہمارا
معراج پہ جانے والے تو شافع ہے...... ہمارا

☆......☆......☆

اے چہرۂ زیبائے تو

حاضرین والا شان، مشائخِ عظام، علمائے ذی وقار اور اس محفل پاک کی انتظامیہ خصوصی طور پر مبارک باد کے مستحق ہیں کہ اس روحانی اور وجدانی محفل پاک کا انعقاد کیا گیا اور اس میں چُن چُن کر عشاقِ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اکٹھا کیا۔ آج کے اس نفسا نفسی کے دور میں جبکہ ہر بندہ ہی مصروف بلکہ بے حد مصروف ہے۔ ایسی محافل کا اہتمام بہت ہی خوش آئند بات ہے۔

اسٹیج پر ملکِ عزیز کے نامور نعت خوانان تشریف فرما ہیں اور یہ ہماری خوش بختی ہے کہ ہمارے درمیان امتِ مسلمہ کے عظیم مفکر، دانشوران، علمائے کرام اور مشائخ کرام بھی تشریف فرما ہیں۔ آج اس مبارک موقع سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے یہاں میں حضرت شہید رحمۃ اللہ علیہ کی اردو زبان میں تضمین جو کہ انہوں نے حضرتِ امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ کی شہرۂ آفاق نعت پر لکھی پیش کرنے کی سعادت حاصل کروں گا۔

خالق نے بخشی ہے تجھے، سب سروروں کی سروری
پیغمبروں میں دی تجھے ، اللہ نے پیغمبری
صورت سے تیری ہے عیاں، شانِ خدا کی برتری

اے چہرۂ زیبائے تُو، رشکِ بُتانِ آزری
ہر چند وصفت می کُنم، در حُسن زاں زیبا تری

آگے چل کر فاضل شاعر ذی شان آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ اقدس کے ان اوصاف کو بیان فرماتے ہیں کہ کس طرح آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امت کی دلداری فرماتے ہیں۔

ہیں ختم۔ تیری ذات پر، اوصافِ اُمت پروری
اللہ کے محبوب سے، کس کو مجال ہمسری
پائی ہے کس مخلوق نے، یہ دلبری یہ سروری
تو ازپری چابک تری، و ز برگ گل نازک تری
وز ہرچہ گویم بہتری، حق عجائب دلبری

اب میں اس عظیم الشان کلام کو پیش کرتا ہوں کہ جن کو آپ نے بارہا سنا ہوگا کہ جس میں اس کیفیت کو شاعر ذی شان نے تو بیان کیا ہی ہے مگر اس کی تضمین میں جو رنگ بھرا ہے شہید نے وہ بھی اپنی مثال آپ ہے۔

معراج میں جبرئیل سے تھے پوچھتے شاہِ اُمم
تم نے تو دیکھا ہے جہاں، بتلاؤ تو کیسے ہیں ہم
روح الامیں کہنے لگے، اے مہ جبین حق کی قسم
آفاقہا گردیدہ ام، مہر بُتاں ورزیدہ ام
بسیار خوباں دیدہ ام، لیکن تُو چیزے دیگری

ہمارے آقا و مولیٰ سرکار مدینہ، سرورِ قلب و سینہ حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف و توصیف کا حق ادا

کرتے ہوئے اگر حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے اس شعر میں کمال کیا ہے تو اس کی تضمین یعنی تشریح کا حق حضرت شہید رحمۃ اللہ علیہ نے بھی کیا خوب ادا کیا ہے کہ:

ہمسر ترا کوئی نہیں، حور و ملک جن و بشر
مکھڑے سے تیرے سر بسر، نُورِ خدا ہے جلوہ گر
لیکر چراغ مہر گر، ڈھونڈے فلک بھی دربدر
ہرگز نیاید در نظر، صورت ز رویت خوب تر
شمسی ندانم یا قمر، یا زہرہ یا مشتری

اللہ رب العزت کے ساتھ ہمارے آقا و مولیٰ کے تعلق کو کس خوبصورتی کے ساتھ بیان کیا گیا ہے کہ:

فرماتا ہے تجھ سے خدا، دل میں نہ رکھ اپنے خودی
تیرے نگینِ طبع پر، میری حقیقت ہے کھلی
جب یمنِ وحدت کی صفت، خاص اپنی میں نے تجھ کو دی
من تُو شدم تو من شُدی، من تن شُدم تو جاں شُدی
تا کس نگوید بعد ازیں، من دیگرم تو دیگری

آخر میں اگر حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ نے خود کو بارگاہِ بے کس پناہ یعنی دربار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ادنیٰ اور کمتر بنا کر پیش کیا ہے تو حضرت شہید علیہ الرحمۃ نے ہم سب فدایانِ مصطفیٰ کریم کے جذبات کا بھی یقیناً پورا پورا حق ادا کر دیا ہے۔ آپ عرض کرتے ہیں کہ:

ہم بے کسوں کا چارگر کوئی نہیں تیرے سوا
اے بادشاہِ ہل اتی وے خواجۂ ہر دوسرا
مثلِ شہیدؔ بے نوا، ہے آستانہ پر کھڑا
خسرؔو غریب است و گدا، افتادہ در شہر شما
باشد کہ از بہر خدا ، سوئے غریباں بنگری

☆......☆......☆

من تُو شُدم تُو من شدی

حاضرینِ محترم! محفلِ میلادِ مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آپ اور ہم حاضر ہیں اور بلاشبہ محفل کی برکات سمیٹ رہے ہیں۔ نامور علمائے کرام اور مشائخِ ذی شان بھی موجود ہیں اور زُعمائے کرام بھی اس محفلِ بابرکات سے اپنا حصہ وصول کرنے کے لئے موجود ہیں۔ آج میں آپ کی خدمتِ اقدس میں ایک تضمین پیش کرنے کی سعادت حاصل کروں گا۔ یاد رہے کہ یہ شہرۂ آفاق نعت شریف، حضرتِ امیر خسرو کی ہے مگر اس کی تضمین جناب شہید صاحب علیہ الرحمۃ نے لکھی۔

اے مُبتلائے عشق تُو، جن و بشر حور و پری
روشن ز عکس حُسن تُو، آئینۂ پیغمبری
نُور رخت را مشتری، ہم زہرۂ و ھم مشتری
اے چہرۂ زیبائے تُو، رشکِ بتانِ آذری
ہر چند وصفت می کنم در حسن زاں زیبا پری
نے حُور دارد نے پری، باتو مجالِ ہمسری
از دلبراں ہم دلبری، ختم است بر تُو دلبری
تُو فخر مہرِ خاوری، تو رشکِ ماہ انوری

تو ازپری چابک تری و زبرگ گل نازک تری
وزہرچہ گویم بہتری حقا عجائب دلبری

آہ بُلبل شوریدہ ام، کز بوئے گل رنجیدہ ام
ہر چار سونا لیدہ ام، درجستجو کو شیدہ ام
ہر غنچہ را بو تیدہ ام، ازہر چمن گلِ چیدہ ام
آفاقہا گردیدہ ام مہر بُتاں ورزیدہ ام
بسیار خوباں دیدہ ام، لیکن تُو چیزے دیگری

اے نُورِ یزداں سر بسر از طلعتِ تُو جلوہ گر
وے خلعت وحدت ببر تاجِ حقیقت زیب سر
مشعل بکف گردد اگر خورشید تاباں دربدر
ہرگز نیاید در نظر صورت ز رویت خوب تر
سمشی ندانم یا قمر یازہرہٌ یا مشتری

حق گویدت کا ی عینِ حق ، جاں بودہٗ جاناں شُدی
از نورِ من پیدا شُدی، در ذاتِ من پنہاں شدی
من جوہرِ معنی شُدم، تُو صورت انساں شُدی
من تُو شُدم تُو من شدی، من تن شُدم تُو جاں شدی
تا کس نگوید بعد ازیں من دیگرم تُو دیگری

خورشید نقشِ پائے تُو، گردوں چمن آرائے تُو
در ہر سرے سودائے تُو، ہر ہر دلے غوغائے تُو
اے عرش اعظم جائے تُو، وی عاشقت مولائے تُو

عالم ہمہ یغمائے تُو، خلقِ خدا شیدائے تو
اینِ نرگسِ رعنائے تُو، آوردہ رسمِ کافری

دربار گاہِ مصطفیٰ میکرد، ہاتف این ندا
کای شافع روز جزا، وے خواجۂ ہر دوسرا

سرتاپا محوِ لقاء ہمچوں شہیدِ بینوا
خسرو غریب است و گدا، افتادہ در شہر شُما
باشد کہ از بہرِ خُدا، سوئے غریباں بنگری

☆......☆......☆

نُور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

حاضرین محترم، مشائخِ ذی شان اور عظیم المرتبہ بانیانِ محفل ، اس روحانی و بابرکت محفل کی برکات سمیٹتے ہوئے یہ بندۂ ناچیز اس وقت نُور محمد مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ذکر مبارک پیش کرنے کی سعادت کرتا ہے۔

میری گزارش انتظامیہ سے بھی ہے اور آپ حضرات سے بھی کہ للّٰہ کچھ دیر کے لئے اپنی آنکھوں کو بند کر کے گنبدِ خضریٰ کا تصور اپنے دلوں اور دماغوں میں اجاگر کریں اور اس عاجز کی باتیں غور سے سنیں ان شاء اللہ ہم سب کے اندر یقیناً روحانیت پیدا ہوگی۔

حضرتِ شہید علیہ الرحمۃ نے اپنی تالیفِ لطیف "مولود شریف" کے صفحہ نمبر ۱۰ پر رقم فرمایا ہے کہ ماہرینِ رموزِ شریعت نے یوں تحریر فرمایا ہے کہ جب حضرت صمدیت کو اظہارِ ذات کمالات کا منظور ہوا تو تمام تر موجودات کے نور سے ہزار برس پہلے نورِ کامل السرور خواجۂ عالم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیدا فرما کر قضائے لامکاں میں رکھا۔

پس وہ نور کرامت ظہور ایک مدت تک بساط تقرب پر طواف میں مشغول رہا۔ اس کے بعد یہ سجدہ الٰہی میں مامور ہوا۔ چنانچہ ایک سال تک

مشغول رہا۔ بھائیو! یاد رکھنا کہ اس جہاں کا ایک روز ہمارے ایک برس کے برابر ہوتا ہے۔ پس وہ نور سجدۂ الٰہی میں وہ اللہ کریم کی تسبیح میں مشغول رہا۔ پس اُس نورِ فیض گنجور سے ایک جوہر بنایا اور اس جوہرِ مظہر کو نظرِ عنایت سے دیکھ کر دس حصے کیے۔

ایک حصہ سے عرش' دوسرے سے لوح تیسرے سے قلم بنایا اور قلم کو حکم کیا کہ لکھ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قلم نے ایک ہزار برس میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھی۔ اس کے بعد حکم ہوا کہ اب لکھ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ جس وقت نام مبارک خواجۂ ہر دوسرا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لکھا تو متواتر ایک ہزار برس تک سجدہ میں رہا اور جب سر اُٹھایا تو کہا السلام علیک یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

حق تعالیٰ جل شانہ نے اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے اس کا جواب یوں عطا فرمایا کہ وعلیک السلام ومنی الرحمۃ۔ اس طرح پانچویں چھٹے ساتویں آٹھویں نویں حصوں سے آفتاب و ماہتاب' دن اور رات اور ملائکہ اور کرسی بنائی۔ اور دسویں حصہ سے روح محمدی کو پیدا فرمایا جو کہ عرش کی داہنی طرف چار ہزار برس تک تسبیح وتقدیس میں برابر مشغول رہا۔ الغرض وہ نُور کرامات ظہور ستر ہزار برس تک عرش پر پانچ ہزار برس تک کرسی پر جلوہ افروز رہا۔ پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام اور حضرت میکائیل علیہ السلام حکم ربانی سے زمین پر آئے اور پارۂ خاک طلب کیا۔

زمین نے جس وقت خواجۂ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سُنا تو شق ہوگئی اور خاکِ سفید ومثل کافور اُس سے ظاہر ہوئی۔ چنانچہ حضرت

جبرئیل علیہ السلام خاکِ پاک اس مقام سے کہ جہاں آج روضہ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے لے آئے۔ اب اس خاکِ پاک کو مشک وزعفران اور سلسبیل اور کافور بہشتی سے خمیر کر کے مادہ وجود باوجودِ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مرتب کیا۔

اب وہ وجود محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بصورت قندیل ہے کچھ عرصہ تک عرش بریں پر معلق رہے۔ یہی وہ نور اطہر تھا کہ جو حضرت آدم علیہ السلام کی پیشانی پر جلوہ افروز ہوا۔ یہی نور بہشت در پشت حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ تک پہنچتا رہا تا آنکہ رسول کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچا۔

آیئے اسی نورِ محمد کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اسی طرح بیان کرتے ہیں۔ کہ آپ نے میرے پڑھتے ہوئے جب شعر کا اختتام آئے تو باآوازِ بلند "نورِ محمد" کہنا ہے۔ ایسے جوش اور ولولے سے کہنا ہے کہ اس کی آواز گنبدِ خضرٰی تک جا پہنچے۔ آیئے پڑھتے ہیں۔

کب نورِ خدا سے ہے جُدا نورِ محمد
ہے نامِ خدا نورِ خدا.......... نور محمد

کیا پیدا کیا پہلے، یہ جبرئیل نے پوچھا
اللہ نے فرمایا سنو .... نور محمد

جب کچھ بھی نہ تھے شمس وقمر، ارض و سماوات
تھا عرش پہ قندیل نما.......... نورِ محمد

تعظیم کے سجدے میں جھکے آ کے فرشتے
جب حضرتِ آدم کو ملا ....نورِ محمد

پُر نُور کیا جسم، عجب شان سے برسوں
پیشانی آدم میں رہا.......... نورِ محمد
روشن ہوا اسلام مٹی کفر کی ظلمت
جس وقت ہوا جلوہ نما .... نورِ محمد
شمس و قمر و نجم ہیں اس نور کے ذرے
روشن ہے سبک سے تابہ سما...... نورِ محمد
ہوتی ہے عجب روشنی پردوں میں سحر کے
چھن چھن کے برستا ہے سدا .... نورِ محمد
جو محفلِ میلاد کے منکر ہیں وہ دیکھیں
اس بزم میں ہے جلوہ نما...... نور محمد

☆......☆......☆

تعظیم محمد

تعظیم سے لیتا ہے خدا نام محمد
کیا نام ہے اے صل علیٰ .... نور محمد

دیکھا جو لکھا نام خدا نام محمد
آنکھوں پہ رکھا چوم لیا........... نامِ محمد

جس وقت احباء نے سرِ قبر اتارا
سب بھول گیا یاد رہا...........نامِ محمد

ہم کہتے مگر رہ گئے خاموش نکیرین
جس وقت میرے منہ سے سُنا .... نام محمد

اے منکرو رہ جاؤ گے، غافل نہ ہو اس سے
لے لو کہ ہے انعامِ خدا........... نام محمد

آدم کی خطا بخشی گئی، دم میں دم آیا
جس وقت لیا پیش خدا...... نام محمد

اورنگِ رسالت پہ امیر الامراء سے
لیکن ہے انیس الغرباء........... نام محمد

آنکھوں میں بسے، دل میں رہے، ہونٹوں پہ آئے
طیبہ کی فضا، یادِ خدا............ نام محمد

ڈرتا تھا گناہوں سے میں رحمت نے ندا دی
غافل تو کہیں بھول گیا............ نام محمد

قرآن میں ، جنت میں ، سرِ عرش، سرِ لوح
کس شان سے خالق نے لکھا............ نام محمد

محشر سے انہیں بھیج دیا خلدِ بریں میں
جس جس نے لیا پیش خدا...... ...... نام محمد

☆......☆......☆

اُجالا درود کا

حاضرین محترم روحانی اور وجدانی کیفیت پیدا کرنے کے لئے یہ بندۂ عاجز آپ تمام ذی وقار اصحاب سے ملتمس ہے کہ میرے ساتھ پڑھیئے وہ یوں کہ جب میں شعر ختم کروں تو آپ لوگوں نے بآوازِ بلند کہنا ہے۔'درود کا'۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کریم رؤف الرحیم محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے ہم سب کو مدینہ عالیہ کی حاضری بار بار نصیب فرمائے۔(آمین)

مومن ہے جس نے ربط ہے ڈالا درود کا
مدفن میں اس کے ہوگا اجالا........ درود کا

واللیل جس کی زلف ہے والشمس جس کا رخ
ہو ایسے چاند کے لیئے ہالہ .... درود کا

دل خانۂ خدا ہے ہو اس کے لئے ضرور
کنجی نبی کے نام کی تالا .... درود کا

لکھ لکھ کے جا بجا خط طغرا سے دوستو
میرا کفن بنا دو، دو شالہ......... درود کا

سجدہ میں سر ہو پیشِ نظر ہو جمالِ پاک
کلمہ زباں پہ لب کو ہو یارا درود کا

ہوتی ہے اس کے پڑھنے سے اے مومنو نجات
ہر حرف کیوں نہ دل کو ہو پیارا.......... درود کا
ہے دال میں دلیلِ شفاعت، گناہ کی
رے میں رضائے حق ہے اشارہ .... درود کا
پھر آیا نام پاک محمد زبان پر
اس بزم میں ہو شور دوبارہ .... درود کا

☆.....☆.....☆

کڈا سوھنا نام محمد دا

کڈا سوھنا نام محمد دا، ایس ناں دِیاں رِیساں کون کرے
دو جگ اُتے سایہ رحمت دا، ایہدی چھاں دِیاں رِیساں کون کرے
دھن بھاگ حلیمہؓ دائی دا، ملیا محبوب خُدائی دا
جدی گود وچ والی دو جگ دا، اُس ماں دیاں رِسیاں کون کرے
جو سوہنے نے فرمایا اے، اوہنوں سُن کے سیس نوایا اے
بے مثل محمد عربی دے، سجناں دیاں ریساں کون کرے
جو ہجر نبی وِچ روندیاں نیں، بدیاں دے دفتر دھوندیاں نیں
اوہناں کرماں والیاں اکھیاں دے، ہنجواں دِیاں ریساں کون کرے
ہر زرہ نُور خزینہ اے، شہراں وچوں شہر مدینہ اے
جتھے روضہ مدنی آقا دا، اوس تھاں دِیاں رِسیاں کون کرے
لکھ غزل، قصیدے پڑھدا رہو، گیتاں دیاں پوڑیاں چڑھدا رہو
پر یار ظہوریؔ سوہنے دیاں، نعتاں دِیاں ریساں کون کرے

(محمد علی ظہوری قصوری)

☆......☆......☆

عجب رنگ پر ہے

عجب رنگ پر ہے بہارِ مدینہ
کہ سب جنتیں ہیں نثارِ مدینہ
مبارک رہے عندلیبو، تمہیں گل
ہمیں گل سے بہتر ہے خارِ مدینہ
مری خاک یا رب نہ برباد جائے
پسِ مرگ کر دے غبارِ مدینہ
جدھر دیکھئے باغِ جنت کھلا ہے
نظر میں ہیں نقش و نگارِ مدینہ
بنا آسماں منزل ابنِ مریم
گئے لا مکاں تاجدارِ مدینہ
شرف جن سے حاصل ہوا انبیاء کو
وہی ہیں حسنؔ افتخارِ مدینہ

(مولانا حسن رضا خان بریلوی)

☆......☆......☆

پیکرِ دلربا بن کے آیا

پیکرِ دلربا بن کے آیا، روحِ ارض و سما بن کے آیا
سب رسولِ خدا بن کے آئے، وہ حبیب خدا بن کے آیا
حضرتِ آمنہؓ کا دلارا، وہ حلیمہؓ کی آنکھوں کا تارا
وہ شکستہ دلوں کا سہارا، بیکسوں کی دعا بن کے آیا
دستِ قدرت نے ایسا سجایا، حُسنِ تخلیق کو رشک آیا
جس کا پایا کسی نے نہ پایا، وہ خدا کی رضا بن کے آیا
تاجداروں نے دی ہے سلامی، بادشاہوں نے کی ہے غلامی
بے مثال اس کا اسمِ گرامی، مجتبیٰ، مصطفیٰ بن کے آیا
مسند ناز عرشِ بریں ہے، بوریا جس کا فرش زمیں ہے
در کا دربان روح الامیں ہے، سرورِ انبیاء بن کے آیا
وہ نبی رحمتِ عالمیں ہے، جو بھی ہے ان کے زیرِ نگیں ہے
ایسا غمخوار دیکھا نہیں ہے، جیسا خیر الوریٰ بن کے آیا
ہے ظہورؔ بڑی شان ان کی، مدح کرتا ہے قرآن ان کی
نعت پڑھتا ہے حسان ان کی، جو میرا رہنما بن کے آیا
(محمد علی ظہوری قصوری)

کوئی ہم پایہ نہ ثانی

کوئی ہم پایہ نہ ثانی تیرا کونین میں ہے
تیرا سایہ بھی کہاں وسعتِ دارین میں ہے

'عین، ملتا ہے جو رب سے تو عرب بنتا ہے
اِک حقیقت ہے جو پوشیدہ اُسی عین میں ہے

سر تو بس حکم پہ جھکتا ہے سوئے بیت حرم
سجدۂ دل رُخِ محبوب کی قوسین میں ہے

عرشِ اعلیٰ کا بھی اعزاز بڑھا ہے ان سے
سلسلہ فیض کا ایسا تیرے نعلین میں ہے

جگمگاتے ہیں اسی سے میرے باطن کے نقوش
جلوۂ حُسنِ ازل ایسا رچا، نین میں ہے

گور میں آ کے چلے جائیں گے کچھ پوچھے بغیر
پاسداری تیری نسبت کی نکیرین میں ہے

عشقِ سرکار نے ہر غم سے کیا ہے آزاد
مُفلسی میں بھی میری روح بڑے چین میں ہے

جس کی تابانیوں سے قطب جہان ہے روشن
ہے وہی نور جو سبطینِ کریمین میں ہے

(خواجہ غلام قطب الدین قطب)

میں تو پنجتن کا غلام ہوں

میں تو پنجتن کا غلام ہوں
میں فقیر خیر الآنام ہوں
مجھے عشق تو خُدا سے ہے
مجھے عشق ہے تو رسول سے
میرے منہ سے آئے مہک سدا
جو میں نام لوں کبھی جھوم کے
مجھے عشق سرو سمن سے ہے
مجھے عشق سارے چمن سے ہے
مجھے عشق ان کی گلی سے ہے
مجھے عشق ان کے وطن سے ہے
ہوا کیسے تن سے وہ سر جُدا
جہاں عشق ہو وہیں کربلا
میری بات ان ہی کی بات ہے
میرے سامنے وہی ذات ہے
وہی جن کو شیر خدا کہیں
وہی جن کو آلِ نبی کہیں
وہی جن کو ذاتِ علی کہیں
وہی پختہ ہیں میں تو خام ہوں

چلو دیارِ نبی کی جانب

چلو دیارِ نبی کی جانب، درود لب پہ سجا سجا کر
بہار لوٹیں گے ہم کرم کی، دلوں کو دامن بنا بنا کر
نہ ان کے جیسا سخی ہے کوئی، نہ ان کے جیسا غنی ہے کوئی
وہ بے نواؤں کو ہر جگہ سے، نوازتے ہیں بلا بلا کر
ہماری ساری ضرورتوں پر، کفالتوں کی نظر ہے ان کی
وہ جھولیاں بھر رہے ہیں سب کی، کرم کے موتی لٹا لٹا کر
وہ راہیں اب تک سجی ہوئی ہیں، دلوں کا کعبہ بنی ہوئی ہیں
جہاں جہاں سے حضور گزرے، ہیں نقش اپنا جما جما کر
ہے ان کو امت سے پیار کتنا، کرم ہے رحمت شعار کتنا
ہمارے جرموں کو دھو رہے ہیں، حضور آنسو بہا بہا کر
میں ایسا عاصی ہوں جس کی جھولی میں کوئی حُسنِ عمل نہیں ہے
مگر وہ احسان کر رہے ہیں، خطائیں میری چھپا چھپا کر
یہی اساسِ عمل ہے میری، اِسی سے بگڑی بنی ہے میری
سمیٹتا ہوں کرم خدا کا، نبی کی نعتیں سُنا سُنا کر
اگر مقدر نے یاوری کی، اگر مدینے گیا میں خالدؔ
قدم قدم خاک اس گلی کی، میں چوم لوں گا اُٹھا اُٹھا کر

(خالد محمود خالد)

معراج مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

غرض یہ کہ دونوں معراجوں میں فرق واضح ہے۔

وہ کلیم کی معراج تھی اور یہ حبیب کی معراج ہے
وہاں تجلی صفات تھی یہاں تجلی ذات

تو حضراتِ گرامی قدر!

دونوں معراجوں میں بھی فرق ہے اور دونوں ذاتوں میں بھی فرق ہے۔

وہ کلیم اللہ کی معراج تھی یہ حبیب اللہ کی معراج ہے
وہ کلیم ہے...... یہ حبیب ہے
کلیم اور ہوتا ہے...... حبیب اور ہوتا ہے
کلیم وہ جو رب سے کلام کرے...... حبیب وہ جس سے رب کلام کرے
کلیم وہ جو خود جائے ...... حبیب وہ جو بلایا جائے
کلیم وہ جو کوہِ طور پر جائے...... حبیب وہ جو براق پر چڑھ کر جائے
کلیم وہ جو رب کی رضا چاہے...... حبیب وہ جو براق پر چڑھ کر جائے
کلیم وہ جو رب کی رضا چاہے...... حبیب وہ جس کی رب رضا چاہے
کلیم وہ جس کو طور پر جوڑے اتارنے کا حکم آئے
حبیب وہ جو جوڑوں سمیت عرش اولیٰ تک چلا جائے

☆☆☆

عالمین کا سورج

لنا شمس ولآ فاق شمس
و شمسنا تطلع بعد العشاء

حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں۔ ایک ہمارا سورج ہے اور ایک دنیا والوں کا سورج ہے۔ ہمارا سورج اس وقت طلوع ہوتا ہے جب ہر طرف اندھیرا چھا جاتا ہے۔

حضرات گرامی قدر!

یہ زمین کا سورج ہے
وہ عالمین کا سورج ہے
یہ سورج کائنات میں گھومتا ہے
اس سورج کے گرد کائنات گھومتی ہے
یہ سورج مشرق سے طلوع ہوا
وہ سورج عرشِ بریں سے طلوع ہوا
یہ سورج غروب ہو جاتا ہے
وہ سورج عروج پہ رہتا ہے
یہ سورج چلتا ہے تو نیچے آ جاتا ہے
وہ سورج چلتا ہے تو عرشِ اولیٰ سے بھی اوپر جاتا ہے

یہ سورج تیز روشنی سے جلا دیتا ہے
وہ سورج تیز روشنی سے جلا، دیتا ہے
اس سورج کی چمک بلندیوں پہ پڑتی ہے
اس سورج کی چمک بستیوں پہ بھی پڑتی ہے
اس سورج کی روشنی بادل روک لیتے ہیں
اس سورج کی روشنی کوئی نہیں روک سکتا
اس سورج کی روشنی ناگوار ہوتی ہے
اس سورج کی روشنی خوشگوار ہوتی ہے
یہ سورج اشارے سے آنے والا ہے
وہ سورج اشارے سے بلانے والا ہے
یہ سورج منبع احیاء ہے
وہ سورج پیکرِ مصطفیٰ ہے

☆☆☆

مکہ کی فتح کے موقع پر

جب مکہ فتح ہوا تو آقا ﷺ نے اپنے غلام حضرت بلالؓ کو حکم دیا کہ بلالؓ کعبے کی چھت پہ کھڑا ہو جا اور اذان کہہ دے۔

تو حضرت بلالؓ کعبے کی چھت پہ چڑھ گئے۔

اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ

میں نے مدینے میں اذان دی تو رخ کیا کعبے کی طرف
میداں میں اذان دی تو رخ کیا کعبے کی طرف
بیاباں میں اذان دی تو رخ کیا کعبے کی طرف
سفر میں اذان دی تو رخ کیا کعبے کی طرف
حضر میں اذاں دی تو رخ کیا کعبے ک طرف
مسجد نبوی ﷺ میں اذان دی تو رخ کیا کعبے کی طرف
آقا ﷺ جہاں جہاں بھی اذانیں دیتا رہا
رخ کرتا رہا کعبے کی طرف
تو آج اس کعبے کی چھت پہ کھڑا ہوں اور اذان کہنے کے لئے
اپنا رخ کس طرف کروں
تو میرے آقا ﷺ نے فرمایا بلالؓ
تو نے پہلے اذانیں دیں تو رخ کیا کعبے کی طرف

اور آج تو اس کعبے کی چھت پہ کھڑا ہے تو تیرا مصطفی ﷺ تجھے یہ حکم دیتا ہے کہ اپنا رخ میری طرف کر کے اذان کہہ دے۔

تو امام احمد رضا خان بریلوی بول اُٹھے۔

☆☆☆

حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو
کعبہ تو دیکھ چکے اب کعبے کا بھی کعبہ دیکھو

☆☆☆

کعبہ کی عظمتیں مجھے تسلیم ہیں مگر
سجدوں کے واسطے تیرا دربار چاہیئے

☆☆☆

قمر اچھا ہے فلک پہ نہ ہلال اچھا ہے
گر چشمِ بینا ہو تو دونوں سے بلالؓ اچھا ہے

☆☆☆

چار یار دی شان

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

وَعَلٰی آلِکَ وَ اَصْحَابِکَ یَا سَیِّدِیْ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

عزیزانِ گرامی! ویسے تو حضور ﷺ کے تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین شان والے ہیں۔

سب اصحاب نبی دے سوہنے سب دی شان اُچیری
نبی دے یاراں اُتوں صدقے سو واری جند میری
ناں مقصود اصحاب دا کردا روشن رات ہنیری
یار بنیں اصحاب دا جے ہے قسمت چنگی تیری

تمام صحابہ رضی اللہ عنہم رفعت والے ہیں۔

تمام صحابہ رضی اللہ عنہم عظمت والے ہیں۔

تمام صحابہ رضی اللہ عنہم رحمت والے ہیں

تمام صحابہ رضی اللہ عنہم جنّت والے ہیں۔

تمام صحابہ رضی اللہ عنہم انعام والے ہیں۔

تمام صحابہ رضی اللہ عنہم اکرام والے ہیں۔

تمام صحابہ ﷺ شان والے ہیں۔

تمام صحابہ ﷺ ایمان والے ہیں۔

تمام صحابہ ﷺ نور والے ہیں۔

تمام صحابہ ﷺ مکرم ہیں تمام صحابہ معظم ہیں۔

لیکن تمام صحابہ ﷺ میں بدر والوں کا مقام اعلیٰ ہے۔

اہلِ بدر میں عشرہ مبشرہ کا مقام اعلیٰ ہے۔

عشرہ مبشرہ میں چار یاروں کا مقام اعلیٰ ہے۔

عزیزانِ محترم!

اب ہم آج کی اِس مقدس و مُعطر محل میں سرکارِ دو عالم ﷺ کے اُن چار اصحاب کا ذکر بالخصوص کریں گے جن کو اللہ اور اُس کے رسول ﷺ نے خاص اعزازات سے نوازا۔ اِن میں سے ہر ایک صحابی بڑی شان و عظمت کا مالک ہے کسی بھی صحابی کے اعزازات کو بیان کرنے کا مقصد ہرگز یہ نہیں ہونا چاہیے کہ دوسرے کی توہین و تنقیص کی جائے اور نہ ہی کسی شخص کے پاس وہ پیمانہ ہے جس سے اِن پاکیزہ نفوس کے مقام و مرتبہ کو ماپا جا سکے۔

حضراتِ محترم!

اللہ تبارک و تعالیٰ نے قرآن پاک میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی شان میں ارشاد فرمایا ہے:

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا

یعنی محمد اللہ کے رسول ہیں اور اُن کے ساتھ والے کافروں پر سخت ہیں اور آپس میں نرم دِل تو انہیں دیکھے گا رکوع کرتے سجدے میں گرتے اللہ تعالیٰ کا

فضل و رضا چاہتے۔ (سورۃ الفتح آیت ۲۹)

اس آیت کریمہ میں سرکارِ دو عالم ﷺ کے چار اصحاب کا بالخصوص اور دیگر اصحاب کا بالعموم ارشاد فرمایا ہے۔ مفسرین کرام نے اس کی وضاحت اپنی اپنی تحقیق کے مطابق فرما رکھی ہے عظیم مفسر قرآں علامہ علاؤ الدین بغدادی تفسیر خازن میں اس آیت کی تفسیر یوں بیان کرتے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ سے مراد حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ سے مراد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں۔

رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ سے مراد حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ ہیں۔

تَرٰهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُوْنَ سے مراد حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم ہیں۔

فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا سے مراد بقیہ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں۔ (تفسیر خازن جلد ۴ ص ۱۷۳)

وہ شہکارِ نبوت مصطفےٰ کے نُوری اختر ہیں
رسولِ پاک کی اُمت میں وہ ہر اِک سے بہتر ہیں
نوازا ہے اُنہیں مقصود اللہ نے محمد نے
ہدایت کے ستارے ہیں یہ چاروں اپنے رہبر ہیں

حضراتِ محترم! آیتِ کریمہ اور اُس کی تفسیر آپ نے سماعت فرمائی اِس آیہ کریمہ سے بھی خلفاء راشدین کی خصوصی عظمت و شان کا اظہار ہو رہا ہے۔

اہلسنت و جماعت کا عقیدہ ہے کہ خلافت میں اوّلیت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو حاصل ہے۔ اِس لئے با اعتبارِ خلافت ہی پہلے خلیفہ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر کرتے ہیں۔ آپ تمام احباب نہایت ذوق و شوق سے

تشریف رکھیں کیونکہ آج کی محفل عاشقانِ مصطفےٰ کے ذکر کی محفل ہے۔
نبی کے دیوانوں کے سامنے اصحابِ مصطفےٰ کا ذکر کیا جائے تو یہ ممکن ہی نہیں کہ صدائیں سبحان اللہ کے نعروں سے نہ گونجیں۔ آپ سب حضرات صحابہ کرام کے اذکار سے قلوب کی راحت کا سامان کریں آج جو بھی ثنا خوان مائیک پر آئے گا وہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور بالخصوص چار یاروں کی منقبت پیش کرے گا۔ اِس لئے آپ سب جاگتے ہوئے اِن مقدس گھڑیوں سے لطف اندوز ہوں کیا خبر یہ گھڑیاں دوبارہ ملیں نہ ملیں۔

سچے سُچے نے نبی دے یار سارے
اُچا مرتبہ نبی دے یاراں دا اے
سانوں خوف کی روزِ حساب دا اے
عشق مل گیا نبی دے یاراں دا اے
ایہہ زمین کی اے آسمان اُتے
ہُندا تذکرہ نبی دے یاراں دا اے
مینوں ملدے مقصود مقصود سارے
مینوں آسرا نبی دے یاراں دا اے

حضراتِ محترم! سب صحابہ کرام شان وعظمت کے مالک ہیں اور آسمانِ نبوت کے آفتاب سے کرنیں لے کر چمکتے ہوئے ستارے ہیں ان سے محبت ایمان کی نشانی ہے اور ان سے بغض کفر وضلالت کا نشان ہے۔

کملی والے دے چارے نے یار سوہنے
دل وچ چونہواں دے نال محبت رکھناں
جیہڑے دشمن اصحابِ رسول دے نے

اوہناں نال ہمیشہ توں نفرت رکھناں
خادم ہاں حضور دے خادماں دا
دل وچہ نبی دے یاراں دی چاہت رکھناں
رب دا شکر مقصودؔ ہاں سدا کردا
کیوں کہ نبی دے یاراں دی نسبت رکھناں

حضراتِ گرامی قدر!

کچھ اصحابِ ثلاثہ کے منکر ہیں اور کچھ لوگ مولائے کائنات کے ساتھ بغض رکھتے ہیں یہ دونوں گروہ گمراہ ہیں اسی لئے ہم کہتے ہیں!

جو بھی منکر ہوا ہے چاروں کا
مصطفٰے و خدا کے پیاروں کا
وہ ہے مقصودؔ آتشِ دوزخ
جو نہ ہو کر رہا ہے چاروں کا

(محمد مقصود مدنی)

☆☆☆

ہر بے اصول کے لئے فطری اصول زندہ ہے
چبھن میں خاروں کی رہ کر بھی پھول زندہ ہے
جشنِ میلا منا کر ہم بتاتے ہیں زمانے کو
ہم ہی وہ لوگ ہی کہ جن کا رسول زندہ ہے

عظمت چار یار

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

ابوبکر صدیق دی ویکھ عظمت جان یار دے اُتوں لٹائی جس نے
نال نبی دے سچی وفا کیتی کنڈ نئیں یار نوں کدی وکھائی جس نے
ہو مقصود قربان سرکار اُتوں عظمت ربّ کولوں وکھری پائی جس نے
جدوں دین نوں مالؔ دی لوڑ پئی سی
واری یار تو ساری کمائی جس نے

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

حضرت عُمر فاروق دا ویکھ رُتبہ جنہوں منگن لئی نبی دُعا کیتی
آل پاک تھیں عمر پیار کیتا سوہنے نبی دے نال وفا کیتی
اوہنوں کہواں خطا دا ہے پتلا جیہڑا آکھے کہ عُمر خطا کیتی
نام لیا مقصود جان عُمر دا اے
میری دُور اے رب نے بلا کیتی

☆☆☆

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ

شانان والاں عثمان ذیشان سوہنا جنہے دین اُتوں جان وار دِتی
ڈُبن لگی سی کشتی اسلام والی خُون دے کے عثمان نے تار دِتی
ڈُہلیا خونِ عثمان قرآن اُتے جان دِتّی تے نال وقار دِتی
خُون اپنا دے کے مقصود مدنی
رُخ دین دی سُرخی نکھار دِتی

☆☆☆☆

حضرت علی رضی اللہ عنہ

نام علی دا دیندا اے نُور دل نوں ، نام علی دا ڈُبیاں تار دا اے
نام علی دا مُشکل وچ کم آوندا، نام علی دا بخت سنوار دا اے
نام علی دا کیف و سرور دیوے نام علی دا قلب نکھار دا اے
نام علی مقصود ہے وِرد میرا
نامِ علی میرا سینہ ٹھار دا اے

☆☆☆

حضرت سیّدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ

حضراتِ محترم! آج سرکار کے پیاروں کا ذکر ہوگا بالخصوص چار یاروں کا ذکر ہوگا آپ سب میرے ساتھ مل کر نعرہ لگائیں۔

نعرۂ تکبیر — اللہ اکبر

نعرۂ رسالت — یارسول اللہ

نعرۂ حیدری — یا علی

نعرۂ خلافت — حق چار یار

چار یاروں میں جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا مقام اعلیٰ ہے

کون صدیق اکبر رضی اللہ عنہ! جن کی عظمت کے اِظہار کے لئے قرآن پاک میں آیات نازل ہوئیں۔

جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امام بنایا۔

جن کی عظمت کے ترانے ہر ایمان والا گا رہا ہے۔

جو یارِ غار بھی ہیں اور یارِ مزار بھی۔

جنہوں نے ہر مشکل میں حضور علیہ الصلوۃ والسلام کا ساتھ دیا۔

جنہوں نے اپنی صاحبزادی کا نکاح حضور علیہ الصلوۃ والسلام سے کر دیا

کون سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ!

جن کی صداقت پر قرآن نے مہر لگائی۔
جن کی رفعت پر حضور نے مہر لگائی۔
جن کی عظمت پر مولا علی نے مہر لگائی۔
جن کی خلافت پر آئمہ اہل بیت نے مہر لگائی۔

کون سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ!

جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے یاروں میں بے مثال۔
جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جانثاروں میں بے مثال۔
جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیاروں میں بے مثال۔
جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وفاداروں میں بے مثال۔

حضرت صدیق نوں عظمت ملی
مُصطفےٰ لجپال دی قُربت ملی
دین اُتوں اپنا سب کُجھ واریا
آپ نوں مقصود ہر برکت ملی

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ افضل صحابہ ہیں۔
صدیق اکبر رضی اللہ عنہ محسن اسلام ہیں۔
صدیق اکبر رضی اللہ عنہ صحابی نیک نام ہیں۔

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ صحابہ کے امام ہیں۔

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ رب اکبر کا انعام ہیں۔

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہر مومن کی پکار ہیں۔

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ صحابہ کے سردار ہیں۔

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شہکار ہیں۔

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سراپا نور وانوار ہیں۔

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سراپائے محبت و پیار ہیں۔

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ رُوئے اسلام کا نکھار ہیں۔

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اسلامی مملکت کے شہر یار ہیں۔

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ مولائے کائنات کے دلدار ہیں۔

ابوبکر صدیق نبی دا سوہنا سچا یار اے
پاک نبی توں جس نے اپنا وار دتا گھر بار اے
ابوبکر دا کون ہے ثانی سوہنا یارِ غار اے
جنت وچ مقصود لے جاندا ابوبکر دا پیار اے

حضرات محترم!

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ وہ یارِ غار ہیں جنہوں نے اپنی زندگی محبوب کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدموں میں فدا کر کے ایسی حیاتِ طیبہ حاصل کر لی جسے دوام ہی دوام ہے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے یارِ غار کی قربانی کو قبول کرتے ہوئے ایسا انعام دیا کہ آپ کو قیامت تک کے لئے اپنے پہلو میں جگہ عطا فرما دی۔

حضراتِ محترم!

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایسے جانثار ساتھی ہیں جن کے ایثار و قربانی کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے بھی بیان فرمایا ہے۔

کر ہر دم صدیق تھیں پیار
جس نے یار توں واری جان

یارِ غار دی اُچی شان
یارِ غار توں میں قُربان

ابوبکر تھیں بُغض نہ رکھ
حق دی گل نُوں حق ای جان

نُتا نال اے وچ مزار
ملیا اِنج مقصود فیضان

حضراتِ محترم! ہم اُن روایات کو نہیں مانتے جن سے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والاصفات آپ کے اہل بیت اور آپ کے صحابہ کرام کی تنقیص کا کوئی بھی پہلو نکلتا ہو۔

ہم محبت والے ہیں ہم اُن روایات کے قائل ہیں۔
جن میں عشق مصطفےٰ کا پہلو نمایاں ہے۔
جن میں آلِ رسول کی تکریم کا پہلو نمایاں ہے۔
جن میں اصحابِ رسول کی عظمت کا بیاں ہو۔

حضراتِ گرامی! حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے عظمت و شان عطا فرما رکھی ہے۔ اسی لئے ہم کہتے ہیں!

صدیق نبی دا جانی ایں
صدیق دا ہور نہ ثانی ایں

جو رب صدیق نوں بخشیاں نے
اوہ شاناں کسے نہ پایاں نے

سانوں نور صدیق توں ملدا اے
مقصود اوہ ساڈے دِل دا اے

اوہدی شان دے وچ قرآن دیاں
کئی نوری آئیتاں آیاں نے

حضراتِ محترم!

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے جبریل اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر ابوبکر کا نام صدیق رکھا۔

(ریاض النضرہ ترجمہ علامہ صائم چشتی جلد اول صفحہ ۱۴۱)

خضرِ راہِ وفا پیارا صدیق ہے
مُصطفیٰ پر فِدا پیارا صدیق ہے

پہلا مُسلم ہے وہ پہلا مومن ہے وہ
رہبر و رہنما پیارا صدیق ہے

غار میں جان آقا پہ قُربان کی
یار پر مَر مِٹا پیارا صدیق ہے

پہلوئے یار میں لیٹا آرام سے
خُوش مقدّر بڑا پیارا صدیق ہے

غازیٔ بدر بھی غازیٔ اُحد بھی
کفر سے لڑ رہا پیارا صدیق ہے

عزم بالجزم ہے پختہ صدیق کا
صاحبِ اِتقا پیارا صدیق ہے

ہادیٔ دین و مقصودِ محبوب بھی
مرحبا مرحبا پیارا صدیق ہے

حضراتِ محترم! صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی عظمت و شان وریٰ الوریٰ ہے جہاں دیکھو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو بہ پہلو نظر آتے ہیں۔

آپ سب سے پہلے ایمان لائے۔

آپ نے صاحبزادی کا نکاح سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔

آپ نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کا شرف حاصل کیا۔

آپ نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوات میں شرکت کی۔

آپ نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر گھر کا سارا مال راہِ خدا میں دے دیا۔

حضراتِ محترم!

محبتِ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ جزوِ ایمان ہے اور جو سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیاروں سے بغض رکھتا ہے وہ ایمان سے خالی ہے، اسی لئے ہم کہتے ہیں!

وفا دارِ محمد مصطفیٰ صدیقِ اکبر ہے
رہِ عشق محبت کی ضیاء صدیقِ اکبر ہے

محبت جس کی ضرب المثل ہے اطرافِ عالم میں
وہ محبوبِ حبیب کبریا صدیق اکبر ہے

اُٹھا کر مال سارا دین کی خاطر جو لے آیا
سخاوت میں جو سب سے بڑھ گیا صدیقِ اکبر ہے

محبت آلِ احمد سے ہے کی صدیق نے ہر دم
میرا مقصود دل اور مدعا صدیق اکبر ہے

☆☆☆

حضرت سیّدنا عُمر فاروق رضی اللہ عنہ

حضراتِ محترم!

حضرت سیدنا فاروق اعظم ﷺ کی تمام حیاتِ مبارکہ اتباعِ مصطفیٰ میں گزری ایک مرتبہ آپ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ کہیں سے گزر رہے ہیں ایک جگہ پر پہنچے تو وہاں گردن جھکا کر کمر کو خمیدہ کرتے ہوئے گزرے۔

آپ کے ساتھی آپ کے ہمراہ چلتے رہے کسی نے عرض کی امیر المومنین آپ اس جگہ سے خمیدہ کمر کے ساتھ گردن جھکا کر کیوں گزرے جب کہ وہاں نہ تو کسی درخت کی شاخ تھی جو جھکی ہوئی ہو اور نہ کوئی اور وجہ۔

حضرت سیدنا فاروق اعظم ﷺ کی چشمانِ مبارک میں آنسو آگئے فرمایا! اے میرے جانثار ساتھیو! ایک مرتبہ میں اپنے آقا و مولیٰ حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ کے ہمراہ اسی جگہ سے گزرا تھا اُس وقت یہاں ایک درخت تھا جس کی شاخ جھکی ہوئی تھی حضور آگے چلتے تھے میں ادباً پیچھے چل رہا تھا سرکار اپنی جگہ سے اُس شاخ کی وجہ سے ذرا جھکتے ہوئے گزرے اور میں بھی آپ کے ہمراہ گزرا ٹھیک ہے کہ آج اس جگہ پر وہ درخت نہیں ہے لیکن یہاں سے گزرتے ہوئے مجھے سرکار کا گزرنا یاد آ گیا میں نے کہا خواہ درخت نہیں بھی ہے لیکن آقا کی سنت تو ادا کرتا چلوں۔

حضرات گرامی!

یہ ہیں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ جن کی عظمت کی گواہی آسمان کے ستارے دیتے ہیں۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ آسمانِ خلافت کے قمر ہیں۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فاروق میانِ خیر و شر ہیں۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ رموزِ عشق و محبت سے باخبر ہیں۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ دُعائے مصطفیٰ کا ثمر ہیں۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ صحابہ میں معتبر ہیں۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ دشمنوں پر رب کا قہر ہیں۔

رسولِ پاک کے پیارے عمر فاروق اعظم ہیں
خلافت کے حسیں روشن قمر فاروقِ اعظم ہیں

عمر فاروق کے رُقعہ سے فوراً نیل چلتا ہے
خدا کی بارگاہ میں مُعتبر فاروقِ اعظم ہیں

عمر فاروق کے سائے سے بھی ابلیس ڈرتا ہے
کہ فاروقِ میانِ خیر و شر فاروقِ اعظم ہیں

خلافت جن کی افریقہ سے لیکر چین تک پھیلی
خلیفۂ حجاز و کاشغر فاروقِ اعظم ہیں

جنہیں اللہ سے سرکارِ دو عالم نے مانگا تھا
دُعائے مصطفیٰ کا وہ ثمر فاروقِ اعظم ہیں

رسولِ پاک کی سچی غلامی کا صِلہ دیکھو
جدھر سرکارِ دو عالم اُدھر فاروقِ اعظم ہیں

مجھے مقصود اُلفت مل گئی حضرت عُمر کی ہے
مری سب مشکلوں میں چارہ گر فاروقِ اعظم ہیں

حضراتِ محترم! حضرت عمر فاروق ﷛ کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے وہ باکمال نظر عطا فرمائی تھی کہ مدینہ منورہ میں بیٹھے ہوئے اپنے لشکر کی نگرانی فرما رہے تھے اور جب لشکرِ اسلام کو شکست ہونے لگی تو مدینہ سے خطبہ دیتے ہوئے اپنے لشکر کے سالار کو مخاطب ہو کر فرما رہے تھے۔ اے ساریہ پہاڑ کی طرف ہو جاؤ۔ اے ساریہ پہاڑ کی طرف ہو جاؤ۔ اور پھر لشکرِ اسلام نے پہاڑ کی طرف سے کفار پر حملہ کیا اور فتح حاصل کر لی۔

اور یہ فاتح لشکر جب مدینہ منورہ واپس آیا تو اِس بات کی گواہی دی کہ اُنہوں نے حضرت عمر فاروق ﷛ کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے جنگی حکمتِ عملی اپنائی اور فتح حاصل ہو گئی۔

حضراتِ محترم!

آج کچھ لوگ بات کرتے ہیں کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیوار کے پیچھے کا علم نہیں آؤ دیکھو نبی کے غلام کی شان کہ سینکڑوں میل دُور سے اپنے لشکر کو دیکھ رہے ہیں۔

عُمرؓ ہدایت کا ستارا ہے۔
عُمرؓ غریبوں کا سہارا ہے۔
عُمرؓ اللہ و رسول کا پیارا ہے۔
عُمرؓ ہر بے چارے کا چارا ہے۔
عُمرؓ نے دینِ اسلام کو نکھارا ہے۔
عُمرؓ عدل و انصاف کا روشن منارا ہے۔
عُمرؓ سے بغض خسارا ہی خسارا ہے۔
عُمرؓ بحرِ معرفت کا دھارا ہے

عرب دا ستارا اے فاروق اعظمؓ
خدا دا پیارا اے فاروقِ اعظمؓ

میں فاروق اعظمؓ دے دَر دا گدا ہوں
تے میرا سہارا اے فاروقِ اعظمؓ

ہے راہیاں نُوں رستہ محبت دا دس دا
منور منارا اے فاروقِ اعظمؓ

جہدا عدل مشہور ہے سب جہاں تے
اوہ عادل نیارا اے فاروق اعظمؓ

میں مقصود قربان فاروق اتوں
میرے غم دا چارا اے فاروقِ اعظم

حضراتِ محترم! حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عظمت و شان کا احاطہ کون کرسکتا ہے وہ فاروق اعظم جن کو حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے اللہ سے مانگا۔

جن کی بدولت اللہ نے اہل اسلام کو قوت و شوکت عطا کی۔
جن کا تقویٰ و پرہیز گاری ضرب المثل ہے۔
جن کے عدل کو زمانہ مانتا ہے۔

ابنِ خطاب فاروق پیارا نبی دا اوہ شہکار اے
منگدا رب دے کولوں اوہنوں عرب دا شاہ اسوار اے
اوہ مقصود ہے ساڈے دل دا نبی دا اوہ دلدار اے
خادم اونٹھ تے اوس بٹھا کے پھڑ لئی آپ مہارا اے

☆☆☆

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ

حضراتِ محترم! میرے اُستاد گرامی حضرت علامہ صائم چشتی " عظمت صحابہ کی بات ایک فارسی منقبت میں یوں فرماتے ہیں۔

شُد مثالِ نجم اصحاب رسول
فَرق عثمان و علی کردن فضول
الفتِ عثمان صائمؔ دین است
باغیِ عُثمان مُرتد و جہول

کون حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ جن کی عظمت کی گواہی قرآن پاک دیتا ہے۔
وہی حضرت حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ جو سخاوت میں بے مثال۔
وہ عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ جو طلعت میں بے مثال
وہ عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ جو رفعت میں بے مثال۔
وہ عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ جو حیاداری میں بے مثال۔
وہ عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ جو اسلام کی پاسداری میں بے مثال۔
وہ عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ جنہیں ذوالنورین کہا جاتا ہے۔
وہ عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ جو دامادِ مصطفیٰ بھی ہیں محبوب مصطفیٰ بھی۔
وہ عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ جو خلیفۂ سوم برحق ہیں۔
وہ عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ جن کی خلافت علی منہاج النبوت ہے۔

وہ عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ جن کی عظمت کی بات قرآن یوں کرتا ہے۔

فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ

وہ عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ جن کے بارے میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اگر میری اور بیٹیاں بھی ہوتیں اور عثمان کے نکاح کے دوران وفات پا جاتیں تو یکے بعد دیگرے اپنی صاحبزادیاں عثمان کے نکاح میں دے دیتا۔

نُور کی تنویر عثمانِ غنی
حُسن کی تصویر عثمانِ غنی

باکرامت باسعادت باحیاء
سُنّتوں کے پیر عثمانِ غنی

پیش کرتے ہیں درِ محبوب پر
اپنی سب جاگیر عثمانِ غنی

خُون اُن کا تھا گرا قُرآن پر
مظہرِ تطہیر عثمانِ غنی

جان دے کر قصرِ حق اسلام کا
کر گئے تعمیر عثمانِ غنی

نازہیں مقصود دین اسلام کا
صاحبِ توقیر عثمانِ غنی

کون عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ!

وہ عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ جن کے ہاتھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ کہا۔
وہ عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ جن کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے عثمان کے لئے دو جنتیں ہیں۔
وہ عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ جن کی شہادت کی خبر حضور عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ نے پہلے سے دی۔
وہ عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ جن کا مقام عقل سے ماورئی ہے۔
وہ عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ جن کی محبت عین اسلام ہے۔
وہ عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ جن کی عداوت عین کفر ہے۔
وہ عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ جن کے دشمن کا جنازہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھانے سے انکار کر دیا۔
وہ عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ جن کا محب جنتی اور جن کا عدو جہنمی ہے۔
وہ عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کہ جب اُن پر حملہ ہوا تو حسنین کریمین اُن کے باڈی گارڈ بنے۔

ڈھمتاں ڈھمیاں سخی عثمان دیاں
اُچی شان عثمان ذیشان دی اے
ذوالنورین دا لقب اے خاص ملیا
مہربانی ایہہ خاص رحمان دی اے

ہتھ عثمان دا ہتھ رسول دا اے
ایدھے اُتے گواہی قُرآن دی اے
عظمت کراں مقصود بیان کی میں
ایس سخی تائیں دُنیا جان دی اے

کون عثمانِ غنیؓ!

وہ عثمانِ غنیؓ جن کے قاتل جہنمی ہیں۔
وہ عثمانِ غنیؓ جو صحابہ کرام میں ممتاز حیثیت رکھتے ہیں۔
وہ عثمانِ غنیؓ جو مولائے کائنات کی شادی کے وقت خصوصی خدمت پیش کرتے ہیں۔
وہ عثمانِ غنیؓ جنہوں نے قحط کے دنوں میں پانی کا کنواں مسلمانوں کے لئے وقف کیا۔
وہ عثمانِ غنیؓ جنہوں نے اپنا سارا مال تجارت سرکار کے فرمان پر خیرات کر دیا۔
وہ عثمانِ غنیؓ جنہوں نے سرکار کے فرمان کو ہمیشہ مقدم رکھا۔
وہ عثمانِ غنیؓ جو بناتِ پاک اُم کلثوم و حضرت رقعیہ کے شوہر نامدار ہیں۔
وہ عثمانِ غنیؓ جو تقوے میں بھی بے مثال تھے۔
وہ عثمانِ غنیؓ جو سخاوت میں بھی بے مثال تھے۔
وہ عثمانِ غنیؓ جو بزرگی میں بھی بے مثال تھے۔
وہ عثمانِ غنیؓ جو اہل بدر میں بھی شامل۔

وہ عثمانِ غنی ﷺ جو اہل احد میں بھی شامل۔
وہ عثمانِ غنی ﷺ جو عشرہ مبشرہ میں بھی شامل۔
وہ عثمانِ غنی ﷺ جو چار یاروں میں بھی شامل
وہ عثمانِ غنی ﷺ جو خُلفائے راشدین میں بھی شامل۔

صدقے میں عثمان غنی توں جس دی شان پیاری
دُنیا دے وچ اوس خریدی جنت ہے کئی واری
ہتھ اوہدا اے ہتھ نبی دا جانے خلقت ساری
جان دے کے مقصود سی اوہنے دین دی بیڑی تاری

وہی حضرت سیدنا عثمان غنی ذوالنورین ﷺ جو حضور سے اس قدر عقیدت رکھتے ہیں کہ ایک مرتبہ آپ نے سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعوت کی اور جب حضور ﷺ مسجد نبوی شریف سے چل کر حضرت عثمان غنی ﷺ کے گھر تشریف لائے تو حضرت عثمانِ غنی ﷺ آپ کے قدم مبارک گن رہے ہیں سرکار نے فرمایا! اے عثمان آج ہمارے قدم کیوں گن رہے ہو۔

قربان جائیں حضرت عثمانِ غنی ﷺ کے جذبۂ عشق رسول پر آپ عرض کرتے ہیں یا رسول اللہ ﷺ میرے مقدر جاگ گئے کہ آپ میرے غریب خانے پر جلوہ گر ہو رہے ہیں حضور جب کسی عاشق کے گھر اس کا معشوق جائے۔

جب کسی محب کے گھر اُس کا محبوب جائے۔
جب کسی خادم کے گھر اس کا مخدوم جائے۔
جب کسی غُلام کے گھر اس کا آقا جائے۔
جب کسی نوکر کے گھر اس کا مالک جائے۔
تو حضور وہ نوکر اپنے مالک کی خوشی کرتا ہے۔

وہ غلام اپنے آقا کی خوشی کرتا ہے۔
وہ خادم اپنے مخدوم کی خوشی کرتا ہے۔
وہ محبت اپنے محبوب کی خوشی کرتا ہے۔
آقا آج آپ تشریف لا رہے ہیں میرے مقدر جاگ اُٹھے ہیں۔
اور آپ کی جلوہ گری کی خوشی میں میں چاہتا ہوں کچھ تقسیم کروں آپ کے قدم گن لئے ہیں۔
حضور انہیں قدموں کے طفیل اور قدموں کی نسبت سے آج میں آپ کے قدموں کی تعداد کے مطابق اسی قدر غلام آزاد کروں گا۔

(سبحان اللہ)

یہ ہے عشق رسول۔
یہ ہے محبت کا جذبہ۔
حضرات گرامی! حقیقت یہ ہے کہ ہمیں سرکار دو عالم ﷺ سے محبت کرنے کا طریقہ صحابہ نے سکھایا ہے۔
عشق رسول اور اطاعت رسول میں زندگی صبر کرنے کا طریقہ صحابہ کرام نے سکھایا۔
حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سکھایا۔
حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے سکھایا۔
حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے سکھایا۔
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سکھایا۔
آج کیسے لوگ ہیں وہ جو حضور ﷺ کی محبت کا دم بھی بھرتے ہیں اور خلیفہ سوم برحق حضرت سیدنا عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ سے عداوت رکھتے ہیں ایسے لوگ یقیناً

گمراہ ہیں حضرت عثمانِ غنی ؓ وہ ہیں جنہوں نے اپنی ساری زندگی اطاعت رسول میں بسر کی۔

حضرت عثمانِ غنی ؓ وہ ہیں جن کے لئے حضور علیہ الصلوٰۃ السلام نے دو جنتوں کا اعلان فرمایا ہے۔ شعر سماعت فرمائیں۔

صدقے ہین عُثمان غنی توں جس دی شان پیاری
دُنیا دے وِچ اوس خریدی جنت ہے کئی واری
ہتھ اوہدا اے ہتھ نبی دا

جب صلح حدیبہ کا وقت آیا حضور ﷺ نے حضرت عثمانِ غنی ؓ کی شہادت کی افواہ کے موقع پر صحابہ کرام سے بیعت لی جسے بیعت رضوان بھی کہتے ہین حضور نے اپنے دائیں ہاتھ کو اپنا ہاتھ قرار دیا۔

اور بائیں ہاتھ کو حضرت عثمانِ غنی ؓ کا ہاتھ قرار دیا۔

ہتھ اوہدا اے ہتھ نبی دا جانے خلقت ساری
جان دیکے مقصود سی اوہنے دین دی بیڑی تاری

حضراتِ محترم!

اُمید ہے اللہ تبارک و تعالیٰ اِس مبارک محفل کے صدقے ہمارے گناہوں کو معاف فرما کر ہمارے لئے توشۂ آخرت بنا دے گا۔ اب تمام حضرات صلوٰۃ وسلام کے لئے کھڑے ہو جائیں اور نہایت ادب کے ساتھ سرکار دو عالم ﷺ کی بارگاہ میں ہدیہ درود وسلام پیش کریں۔

☆☆☆

متفرقات

کمی ہاں میں سرکار دا

کمی ہاں میں سرکار دا
کونین دے سردار دا
مدنی مٹھن منٹھار دا
دلبر نبی دلدار دا
سوہنے خدا دے یار دا
بیڑے جو ڈُبے تار دا
سائیں اے جو سنسار دا
دارو اے جو بیمارو دا
بھاگی بھرا محبوب ہے
اللہ دا مطلوب ہے

سوہنا جدوں وی بولدا
بولن تو پہلے تولدا
جد بولدا رس گھول دا
ہیرے تے موتی رول دا

سوچاں دے جندرے کھولدا
جیہڑا وی مدنی ڈھولدا
کون آکھدا اے او ڈولدا
نیزے تے چڑھ کے بولدا
سرکار دی اے نعت ہے
سرکار دی کیا بات ہے

باد صباء سوہنے دے لئی
کھلی ہوا سوہنے دے لئی
صفت و ثناء سوہنے دے لئی
ہر دی صدا سوہنے دے لئی
ذوق وفا سوہنے دے لئی
خلق خدا سوہنے دے لئی
اوّ ادنیٰ سوہنے دے لئی
قالوا بلیٰ سوہنے دے لئی
جنت نبی سرکار لئی
دوزخ بنی غدار لئی

غدار جیہڑا یار دا
نہ کم دا اے نہ کار دا

ایویں ای ٹکراں مار دا
قاتل جیہڑا کردار دا
باغی جیہڑا دربار دا
منکر جیہڑا سرکار دا
گستاخ جو دلدار دا
ہرکائی اوہنوں دھتکار دا
آ جانیؑ دے ول توں
سن لے میری گل توں

چھڈ دے سبھے بے رنگیاں
چھڈ دے سبھے بے ڈھنگیاں
کی چال کتائی سنگیاں
ایناں نشیاں بھنگیاں
توئیں آپ خود ھُن منگیاں
تنگدستیاں تے تنگیاں
گھڑیاں جیویں وی لنگیاں
گستاخیاں نہوں چنگیاں
صدقے خضر سرکار دے
سب کجھ نبی توں وار دے

☆☆☆

تیری خوشبو میری چادر

تیری خوشبو میری چادر تیرے تیور میرا زیور
تیرا شیوہ میرا مسلک وَرَفَعۡنَا لَکَ ذِکۡرَک

میری منزل تیری آہٹ میرا سدرہ تری چوکھٹ
تیری گاگر میرا ساگر تیرا صحرا میرا پنگھٹ
میں ازل سے تیرا پیاسا نہ ہو خالی میرا کاسہ
تیرے واری تیرا بالک وَرَفَعۡنَا لَکَ ذِکۡرَک

تیری مدحت میری بولی تو خزانہ میں ہوں جھولی
تیرا سایہ میری کایا تیرا جھونکا میری ڈولی
تیری یادیں میری وادی تیرا رستہ میرا ہادی
تیرے ذرے میرے دیپک وَرَفَعۡنَا لَکَ ذِکۡرَک

تیرے دم سے دل بینا کبھی فاراں کبھی سینا
نہ ہو کیوں تیری خاطر میرا مرنا میرا جینا
یہ زمیں بھی ہو فلک سی نظر آئے جو دھنک سی
تیرے در سے میری جاں تک وَرَفَعۡنَا لَکَ ذِکۡرَک
میں ہوں قطرہ تو سمندر میری دنیا تیرے اندر
سگِ داتا میرا ناطہ نہ ولی ہوں نہ قلندر

تیرے سایے میں کھڑے ہیں میرے جیسے تو بڑے ہیں
کوئی تجھ سا نہیں بے شک وَرَفَعنَا لَکَ ذِکرَک

میری سوچیں ہیں سوالی میرا لہجہ ہو بلالی
شب تیراہ کرے خیر میرے دن بھی ہوں مثالی
تیرا مظہر ہو ہے میرا من کرے اجالا میرا دامن
نہ ہو مجھ میں کوئی کالک وَرَفَعنَا لَکَ ذِکرَک

میں ادھورا تو مکمل میں شکستا تو مسلسل
میں سخن ور تو پیمبر میرا مکتب ترا اک پل
تیری جنبش میرا خاصا تیرا نکتہ میرا نامہ
کیا تو نو مجھے زیرک وَرَفَعنَا لَکَ ذِکرَک

☆☆☆

میں تجھ پہ آقا درود بھیجو

طلوعِ شمس و قمر سے پہلے میں تجھ پہ آقا درود بھیجو
ہر ایک شام و سحر سے پہلے میں تجھ پہ آقا درود بھیجوں

سفر کا آغاز جب کروں میں میرے لب پہ ہو نام تیرا پلٹ کے
آؤں تو گھر سے پہلے میں تجھ پہ آقا درود بھیجوں

خدا کی بھیجی کتاب ہے تو میرا تو سارا نصاب ہے تو
حصولِ علم و ہنر سے پہلے میں تجھ پہ آقا درود بھیجوں

ہے رونق کائنات تجھ سے ہرا ہے نخلِ حیات تجھ سے
شجر پہ برگ و ثمر سے پہلے میں تجھ پہ آقا درود بھیجوں

میں اپنے بچوں میں بیٹھ کر بھی سناؤں بدر و احد کی باتیں
کشاکشِ خیر و شر سے پہلے میں تجھ پہ آقا درود بھیجوں

بس اک تمنا ہے رسول فخری میں اپنے وارث بھی چھوڑ جاؤں
اس اختتامِ سفر سے پہلے میں تجھ پہ آقا درود بھیجوں

حضور ہم سے خفا ہیں منا کے لا

جا زندگی مدینے سے جھونکے ہوا کے لا
شائد حضور ہم سے خفا ہیں منا کے لا

کچھ ہم بھی اپنا چہرۂ باطن سنوار لیں
بوبکر سے کچھ آئینے عشق وفا کے لا
شاید حضور ہم سے خفا ہیں منا کے لا

دنیا بہت ہی تنگ مسلماں سے ہوگئی
فاروق کے زمانے کے نقشے اٹھا کے لا

محروم کر دیا ہمیں جن سے نگاہ نے
عثمان سے وہ زاویے شرم و حیا کے لا

مغرب میں مارا مارا نہ پھر اے گدائے علم
دروازۂ علی سے یہ خیرات جا کے لا

باطل سے دب رہی ہے پھر امت حضور کی
منظر ذرا حسین سے کچھ کربلا کے لا

درکار ہے دعا میں اگر تجھ کو عاجزی
تو زین العابدین سے فقرے دعا کے لا

کرنا ہے اپنے آپ کو آراستہ اگر

کردار اپنے سامنے سب اولیاء کے لا
یہ جنگ کفر و حق ہے اگر تجھ کو جیتنی
ہر نوجوان کو قاسم و طارق بنا لا کے
سجدے میں گڑ گڑا کے محمدؐ کے پاؤں پر
جا اور جلد رحمت حق کو منا کے لا

☆☆☆

الہام کی رِم جھم

الہام کی رم جھم کہیں بخشش کی گھٹا ہے
یہ دل کا نگر ہے کہ مدینے کی فضا ہے

سانسوں میں مہکتی ہیں مناجات کی کلیاں
کلیوں کے کٹوروں پہ تیرا نام لکھا ہے

آیات کی جھرمٹ میں تیرا نام کی مسند
لفظوں کی انگوٹھی میں نگینہ سا جڑا ہے

اب کون حدِ حسنِ طلب سوچ سکے گا
کونین کی وسعت تو تہہ دستِ دعا ہے

ہے تیری کسک میں بھی دمک حشر کے دن کی
وہ یوں کہ میرا قریۂ جاں گونج اُٹھا ہے

خورشید تیری راہ میں بھٹکتا ہوا جگنو
مہتاب ترازوۂ نقشِ کفِ پا ہے

سایہ گیسو کا تراشا

والیل تیرے سایۂ گیسو کا تراشا
والعصر تیری نیم نگاہی کی ادا ہے

لمحوں میں سمٹ کر بھی تیرا درد ہے تازہ
صدیوں میں بکھر کر بھی تیرا عشق نیا ہے

یا تیرے خدوخال سے خیرہ ماہ انجم
یا دھوپ نے سایہ تیرا اوڑھ لیا ہے

یا رات نے پہنی ہے ملاحت تیری تن پہ
یا دن تیرے اندازِ صباحت پہ گیا ہے

رگ رگ نے سمیٹی ہے تیرے نام کی فریاد
جب جب ہی پریشاں مجھے دنیا نے کیا ہے

خالق نے قسم کھائی ہے اُس شہر اماں کی
جس شہر کی گلیوں نے تجھے ورد کیا ہے

اِک بار جو تیرا نقش قدم چوم لیا تھا
اب تک یہ فلک شکر کے سجدے میں جھکا ہے

غیروں پہ بھی تیرے الطاف سب سے الگ تھے
اپنوں پہ بھی نوازش کا انداز جدا ہے

ہر سمت تیرے لطف و عنایات کی بارش
ہر سو تیرا دامان کرم پھیل گیا ہے

ہے موج صبا یا تیری سانسوں کی بھکارن
ہے موسم گل یا تیری خیرات قباء ہے

سوچ کو ابھرنے نہیں دیتا تیرا حبشی
بے ذر کو ابوذر تیری بخشش نے کیا ہے

ثقلین کی قسمت تیری ریاض کا صدقہ
عالم کا مقدر تیرے ہاتھوں پہ لکھا ہے

اُترے گا کہاں تک کوئی آیات کی تہہ میں
قرآن تیری خاطر ابھی مصروف ثناء ہے

اب اور بیاں کیا ہو کس سے تیری مدحت
یہ کم تو نہیں ہے کہ تو محبوب خدا ہے

اے گنبد خضریٰ کے مکیں میری مدد کر
یا پھر یہ بتا کون میرا تیرے سوا ہے

بخشش تیرے ابرو کی طرف دیکھ رہی ہے
محسنؔ تیرے دربار پہ چپ چاپ کھڑا ہے

☆☆☆

تو شاہ دو عالم کا گدا ہے

تو شاہ دو عالم کا گدا ہے کہ نہیں ہے
فطرت میں تیری ذوق وفا ہے کہ نہیں ہے

کچھ سوچ کہ آتا ہے تیرا رزق کہاں سے
سرکار کی نسبت کا صلہ ہے کہ نہیں ہے

رہتی ہے تیری آنکھ میں جو نور کی جھلمل
سرکار کی آمد کا پتا ہے کہ نہیں ہے

گرتا ہوں تو اک ہاتھ سنبھالا لیئے آئے
یہ بندہ نوازی کی ادا ہے کہ نہیں ہے

ہر گھر میں سجی رہتی ہے سرکار کی محفل
قرآن میں آقا کی ثناء ہے کہ نہیں ہے

ہیں آج بھی صدیقؓ و عمرؓ زندہ و جہاں میں
محبوب کے قدموں میں بقا ہے کہ نہیں ہے

غیروں کی روایات کی تقلید کے شائق
یہ اپنے ہی آقا سے جفا ہے کہ نہیں ہے

محروم رہی فاتحہ خوانی سے قبر بھی
گستاخ محمدؐ کو سزا ہے کہ نہیں ہے

لکھتا ہوں محمدؐ کی عنایات کا سہرا
انداز میرے فن کا جدا ہے کہ نہیں ہے

جو شخص ہی رویا ہے تیری یاد میں چھپ کر
اس شخص کو ہی نام ملا ہے کہ نہیں ہے

پتھر کے تراشے ہوئے مجبور خداؤ
اب تم ہی بتاؤ کہ خدا ہے کہ نہیں ہے

سرکار کی محفل کا وہ دن یاد تو ہوگا
اس دن سے تیرے گھر میں صباء ہے کہ نہیں ہے

پہنچا جو قبر میں تو نکرین سے پوچھا
اس دیس میں طیبہ کی ہوا ہے کہ نہیں ہے

معیار عدل ہوگا یہ محشر کی گھڑی میں
اس شخص کے پلڑے میں ثناء ہے کہ نہیں ہے

یہ چادر تطہیر ہے زہرہ کا قصیدہ
ہر بیٹی کے سر پہ ردہ ہے کہ نہیں ہے

جھکتا نہیں سر میرا خضر شاہوں کے آگے
آقا کے غلاموں میں انا ہے کہ نہیں ہے

☆☆☆

کس کی آمد ہے یہ

کس کی آمد ہے یہ کیسی چمن آرائی ہے
ہر طرف پھول مہکتے ہیں بہار آئی ہے

عطر افشاں جو مدینے سے ہوا آتی ہے
زلف محبوب یقیناً کہیں لہرائی ہے

اُن کے بیماروں میں ارفاء بھی نظر آتے ہیں
واہ کیا سرور عالم کی مسیحائی ہے

اُس طرح فیض سے لوٹا کہیں خالی کوئی
جس نے جو مانگی مراد اس نے وہی پائی ہو

کعبہ قوسین ہو محراب حرم ہو کہ ہلال
ہر جگہ ابروئے محبوب کی زیبائی ہے

اور یہ عالم کہ کریم جب سے بطحا پہنچے
حسن ہی کی ہر کام فضاء آئی ہے

عشق محمد کا خزینہ ہوگا

جب عطاء عشق محمد کا خزینہ ہوگا
دل میں کعبہ و نگاہوں میں مدینے ہوگا

جب غم عشق سے روشن میرا سینہ ہوگا
دل کا ہر داغ نگینہ ہوگا

حشر میں دیکھتے رہ جائیں گے زاہد مجھ کو
زیرِ دامان کرم جب یہ کمینہ ہوگا

حشر میں اُس پہ برس جائے گا باران کرم
جس کے ماتھے پہ ندامت کا پسینہ ہوگا

خود پلائیں گے اُسے ساقئے حوضِ کوثر
جام پینے کا جسے یاد قرینہ ہوگا

صبح تک برسیں گے انوار الٰہی دل پر
جب کبھی ذکر محمد میں شبینہ ہوگا

سجدۂ شکر ادا کروں گا دل سے نیّر
جس گھڑی اپنا سفر سوئے مدینہ ہوگا

چمک میرے مصطفیٰ ﷺ کی

ازل سے لیکر ابد تک جسے عزت ملی اور جو چمکا وہ کریم آقا ﷺ کے توسل سے چمکا

حضرت آدمؑ چمکے وجود حضرت آدمؑ کا پر چمک میرے مصطفیٰ ﷺ کی
حضرت ابراہیمؑ چمکے وجود حضرت ابراہیم کا پر چمک میرے مصطفیٰ ﷺ کی
حضرت داؤدؑ چمکے وجود حضرت داؤدؑ کا پر چمک میرے مصطفیٰ کی
حضرت زکریاؑ چمکے وجود حضرت زکریاؑ کا پر چمک میرے مصطفیٰ ﷺ کی
حضرت نوحؑ چمکے وجود حضرت نوحؑ کا پر چمک میرے مصطفیٰ ﷺ کی
حضرت موسیٰؑ چمکے وجود حضرت موسیٰؑ کا پر چمک میرے مصطفیٰ ﷺ کی
حضرت عیسیٰؑ چمکے وجود حضرت عیسیٰؑ کا پر چمک میرے مصطفیٰ ﷺ کی
صدیق اکبرؓ چمکے وجود صدیق اکبرؓ کا پر چمک میرے مصطفیٰ ﷺ کی
عمر فاروقؓ چمکے وجود صدیق اکبرؓ کا پر چمک میرے مصطفیٰ ﷺ کی
عثمان غنیؓ چمکے وجود عثمان غنیؓ کا پر چمک میرے مصطفیٰ ﷺ کی
مولا علیؓ چمکے وجود مولا علیؓ کا پر چمک میرے مصطفیٰ ﷺ کی
بلال حبشیؓ چمکے وجود بلال حبشیؓ کا پر چمک میرے مصطفیٰ ﷺ کی
اویس قرنیؓ چمکے وجود اویس قرنیؓ کا پر چمک میرے مصطفیٰ ﷺ کی
امام حسنؓ چمکے وجود امام حسنؓ کا پر چمک میرے مصطفیٰ ﷺ کی
امام حسینؓ چمکے وجود امام حسینؓ کا پر چمک میرے مصطفیٰ ﷺ کی

داتا علی ہجویریؒ چمکے وجود داتا علی ہجویری کا پر چمک میرے مصطفیؐ کی
غوث اعظمؒ چمکے وجود غوث اعظمؒ کا پر چمک میرے مصطفیؐ کی
خواجہ معین الدین اجمیر چمکے وجود خواجہ کا پر چمک میرے مصطفیؐ کی
بابا فرید چمکے وجود بابا فریدؒ کا پر چمک میرے مصطفیؐ کی
سلطان باہوؒ چمکے وجود سلطانؒ باہو کا پر چمک میرے مصطفیؐ کی
مہر علیؒ چمکے وجود شہباز قلندر کا پر چمک میرے مصطفیؐ کی
شہباز قلندرؒ چمکے وجودِ شہباز قلندر کا پر چمک میرے مصطفیؐ کی
میاں محمد بخشؒ چمکے وجود میاں محمد بخشؒ کا پر چمک میرے مصطفیؐ کی
پیر جماعت علی شاہؒ چمکے وجود پیر جماعت علی شاہ کا پر چمک میرے مصطفیؐ کی
بابا بھلے شاہ چمکے وجود بابا بھلے شاہ کا پر چمک میرے مصطفیؐ کی
بریلی کے تاجدار اعلیٰ حضرت احمد رضا خان فاضل بریلوی چمکے
وجود اعلیٰ حضرت کا پر چمک میرے مصطفیؐ کی

اسی لیے آپ فرماتے ہیں:

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے
میرا دل بھی چمکا دے چمکانے والے
برستا نہیں دیکھ کر ابر رحمت بدوں پر بھی برسانے والے
مدینے کے خطے خدا تجھ کو رکھے
غریبوں فقیروں کو ٹھہرانے والے
تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ
میرے چشمِ عالم سے چھپ جانے والے

کبھی غوث و خواجہ کے ناموں پہ الجھے
کبھی اولیائے کے مزاروں سے الجھے
یہ کھا کر نیازیں نیازوں سے الجھے
تیرا کھائیں تیرے غلاموں سے اُلجھے
ہیں منکر عجب کھانے غرانے والے
رضا نفس دشمن ہے دم میں نہ آنا
بڑے ہم نے دیکھے ہیں چندرانے والے

☆☆☆

مولا حمد تیری

مولا حمد تیری کوئی کہہ کر سکدا اے
توں نے مٹی چوں نور سما دیناں ایں
دن سورج دے نال کریں روشن
رات تاریاں نال سجا دیناں ایں
دیویں شہنشاہیاں پھڑ کے منگتیاں نوں
جدوں نظر کرم دی پا دینا ایں
جے توں چاویں اپنے نبی تائیں
پھر مصر بازار وکا دیناں ایں
ہیرے لعل یا قوت تے اک پاسے
اک اٹی مل پاوا دیناں ایں
تیری ذات اگے جے کوئی دم مارے
اوہدے والا تے پٹھا ای بھا دیناں ایں
تے کتیاں نوں جنت وار دیناں ایں
بذل رحمتاں دے جدوں وار دیناں ایں
کتے موسیٰ نوں جلوہ ویکھاندا ای نئیں
تے کتے طور نوں ایویں جلا دیناں ایں
جدوں آپ حبیب نوں چاویں ملنا

جبرائیل نوں فٹ پچا دیناں ایں
کائنات دے کل خزانیاں دی
کنجی ہتھ محبوب پھڑا دیناں ایں
تیرے گھر نوں جے کوئی ڈھہان آوے
ابابیلاں توں ہاتھی مروا دیناں ایں

ذات اقدس معجزہ

کسی کے کلام میں معجزہ
کسی کے نام میں معجزہ
کسی کے دم میں معجزہ
کسی کے قدم میں معجزہ
کسی کے عصا میں معجزہ
کسی کے ید بیضا میں معجزہ
کسی کی نگاہ میں معجزہ
کسی کی دعا میں معجزہ

مگر

حسن یوسف دم عیسیٰ یدِ بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

کیونکہ آپ ﷺ کی ذات مبارکہ ایسی ہے کہ

حسن و جمال معجزہ
جود و نوال معجزہ
خد و خال معجزہ
بال بال معجزہ
گفتار معجزہ
رفتار معجزہ
کردار معجزہ
رخسار معجزہ
رخِ والضحیٰ معجزہ
زلفِ دوتا معجزہ
آنکھوں کی حیاء معجزہ
چہرے کی ضیاء معجزہ
پیارے پیارے لبوں پر دعا معجزہ
کملی والے کی ہر ہر ادا معجزہ

اور سامعین ایک دوسرے انداز میں حضور ﷺ کی معجزہ نمائی کچھ یوں کہ قرآن میں چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ آیتیں ہیں اور ہر آیت ایک معجزہ ہے۔ اور قرآن میں تین لاکھ بائیس ہزار چھ سو ستر حروف ہیں۔ اور ہر حرف ایک معجزہ ہے۔ تو کہنے دیجئے کہ

حرف ملا کر لفظ معجزہ

لفظ ملا کر کلمہ معجزہ

کلمہ ملا کر کلام معجزہ

آیتیں ملا کر رکوع معجزہ

رکوع ملا کر ربع معجزہ

ربع ملا کر نصف معجزہ

نصف ملا کر پارہ معجزہ

پارے ملا کر قرآن معجزہ

اور

جو سارے کا سارا قران ہے
وہ میرے مصطفیٰ کی شان ہے

تو پھر مجھے کہنے دیجئے:

اِک اِک ادا ہے آپ کی آیات بیّنات
کسی زاویے سے دیکھو قرآن ہے مصطفیٰ

تو پھر

قرآن تیری رحمت کا دیوان نظر آیا
آقا تیری صورت اور سیرت کا عنوان نظر آیا
مازاغ میں آنکھیں تو والشمس ہے رخ ناصر
قرآن کے چہرے پہ قرآن نظر آیا

اج کملی والا آیا ہے

اج کملی والا آیا اے
جس گھر گھر چانن لایا اے
مکے وچہ آیا نور نور
کسری دے کنگرے چور چور
ہویا کفر اندھیرا دور دور

بتاں وی سیس نوایا اے
اج کملی والا آیا اے

بے کہندے پتھر بول بول
اج آیا عربی ڈھول ڈھول
دساں گے دکھڑے پھول پھول
گھر آمنہ مائی جایا اے
اج کملی والا آیا اے

نبیاں دا آیا پیر پیر
انگلی دے مارے تیر
چن ٹکڑے کر وکھایا اے
سورج وی موڑ وکھایا اے
اج کملی والا آیا اے

سب مرسل بلے بلے نیں
سوہنے توں سارے تھلے نیں
چلّے عرش تے کلے نیں
حوراں وی جشن منایا اے
اج کملی والا آیا اے

چہرے تے پردہ میم میم
ماذاغ دا سرمہ نیم نیم
میں صدقے اس توں جاں کلیم
جس کملی بیٹھ چھپایا اے
اج کملی والا آیا اے

☆☆☆

میرا حُسینؑ کیا ہے؟

جہانِ عزمِ وفا کا پیکر
خرد کا مرکز، جنوں کا محور
جمالِ زہرا، جلالِ حیدر
ضمیرِ انساں، نصیرِ داور
زمیں کا دل، آسماں کا یاور
دیارِ صبر و رضا کا دلبر
کمالِ ایثار کا پیمبر
شعورِ امن و سکوں کا پیکر
جبینِ انسانیت کا جُھومر
عرب کا سہرا، عجم کا زیور
حُسینؑ تصویرِ انبیاءؑ ہے
نہ پُوچھ میرا حُسینؑ کیا ہے؟
حسینؑ اہلِ وفا کی بستی
حسینؑ آئینِ حق پرستی
حسینؑ صدق و صفا کا ساقی
حسینؑ چشمِ اَنا کی مستی

حسینؑ پیش از عدم، تصور
حسینؑ بعد از قیامِ ہستی
حسینؑ نے زندگی بکھیری
فضا سے ورنہ قضا برستی
عروجِ ہفت آسمانِ عظمت
حسینؑ کے نقشِ پا کی مستی
حسینؑ کو خُلد میں نہ ڈھونڈو
حسینؑ مہنگا ہے خلد سستی
حسینؑ مقسومِ دین و ایماں
حسینؑ مفہوم "ھَلْ اَتٰی" ہے
نہ پوچھ میرا حسین کیا ہے؟
حسین دل ہے، حسینؑ جاں ہے
حسینؑ قرآں کی زباں ہے
حسین عرفاں کی سلطنت ہے
حسین اسرار کا جہاں ہے
حسین سجدوں کی سر زمیں ہے
حسین ذہنوں کا آسماں ہے
حسین زخموں بھری جبیں ہے
حسین عظمت کا آستاں ہے
اُٹھا رہا ہے جو لاشِ اکبر!

حسین بوڑھا نہیں جواں ہے
وہ سرخروئے نشیب صحرا
وہ سربلندِ سرسناں ہے
وہ بدرِ افلاک آدمیت!
وہ صدرِ ارباب کربلا ہے
نہ پوچھ میرا حسین کیا ہے؟
حسین ایماں کی جستجو ہے
حسین یزداں کی آبرو ہے
حسین تنہا تھا کربلا میں
حسین کا ذکر چار سو ہے
فرات کی نبض رک گئی ہے؟
حسینؑ مصروفِ گفتگو ہے
جہاں گلابوں سے اٹ گیا ہے
حسین شاید لہو لہو ہے
حیات کے ارتقا سے پوچھو
حسین پیغمبرِ نمو ہے
حسین کا حوصلہ نہ پوچھو
حسینؑ لٹ کر بھی سرخرو ہے
وہ دیکھ فوجوں کے درمیاں بھی
حسینؑ تنہا ڈٹا ہوا ہے

نہ پُوچھ میرا حسینؑ کیا ہے

حسینؑ اِک دلنشیں کہانی
حسینؑ دستورِ حق کا بانی
حسینؑ عباسؑ کا سراپا
حسینؑ اکبر کی نوجوانی
حسینؑ کردار اہل ایماں
حسینؑ معیارِ زندگانی
حسینؑ قاسمؑ کی کم نمائی
حسینؑ اصغرؑ کی بے زبانی
حسینؑ سجاد کی خموشی
حسینؑ باقر کی نوحہ خوانی
حسینؑ دجلہ کا خشک ساحل
حسین صحرا کی بیکرانی
حسینؑ زینبؑ کی کسمپرسی
حسینؑ کلثومؑ کی ردا ہے
نہ پوچھ میرا حسینؑ کیا ہے

☆☆☆

واقعہ بلال حبشیؓ

شہنشاہ صداقت حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت بلال حبشیؓ کے دروازہ پر تشریف لاتے ہیں۔ دروازے پر دستک دی، آواز آئی کون؟ فرمایا صدیق۔ بلال حبشیؓ نے دروازہ کھولا اور پوچھا خیر تو ہے! رات کے اس پہر؟ جناب صدیق اکبرؓ فرماتے ہیں مجھے رات کے اسی پہر ہی آنا تھا۔ حضرت بلال حبشیؓ نے عرض کیا، بات کیا ہے؟ فرمایا کلمہ لیکر آیا ہوں اللہ کے نبی نے مکہ میں اعلان نبوت کر دیا ہے۔

حضرت بلال حبشیؓ عرض کرتے ہیں۔ دیر کس بات کی مجھے جلدی سے کلمہ پڑھا دیجئے۔ بلالؓ نے کلمہ پڑھا:

لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ

رات بستر پر سوئے تو عشق کچھ پرچے لے کر حضرت بلال حبشیؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ اے بلالؓ تم نے عشق کی یونیورسٹی میں داخلہ تو لے لیا ہے۔ لیکن تمہیں معلوم ہے کہ اس کے پرچے کس قدر مشکل ہوں گے؟ نگران کون کون ہوگا؟ سینٹر کہاں کہاں ہوں گے؟

حضرت بلال حبشیؓ فرماتے ہیں ارے عشق تو بتا کہ کیسا پرچہ؟ کیسا نگران؟ کیسا سینٹر؟ جو اس وقت عشق نے جملے کہے اسے شاعر نے کچھ اس طرح بیان کیا ہے۔ ذرا توجہ سے سنئے گا یہ تو عشق کا پیغام ہی نہیں بلکہ یہ تو گویا

عشق کا گلدستہ ٹھہرا۔

عشق کہتا ہے اے بلالؓ
میرے کول امانتاں تیریاں نیں
تیرے تک ضرور پچاواں گا میں
عشق مصطفیٰ دا تینوں میں جام دے کے
سارے عرب دے وچ نچاواں گا میں
تیرا جوڑ یہودیاں نال پیناں ایں
ماراں اونہاں توں تینوں پواواں گا میں
ٹرناں پووے گا نچدیاں کولیاں تے
تتی ریت اُتے تینوں لٹاواں گا میں
تیرے ناخنوں وچ کل ٹھوک کے تے
داستاں عجیب بناواں گا میں

حضرت بلال حبشیؓ فرماتے ہیں کہ:

اے عشق! اگر میں یہ سب کر لوں
سارے پرچے پاس کر لوں
تو پھر بھلا مجھے ملے گا کیا

☆☆☆

عشق کا جواب

جنہوں سدھ کے عرش تے رب ملدا
اودھے سینے نال لاواں گا میں
جیہڑے کعبے ول کردا اے جگ سجدے
اودھی چھت اُتے تینوں چڑھاواں گا میں
جدوں تیک ناں توں اذان دے سیں
اودوں تیک نہ دن چڑھاواں گا میں
عرش اُتے جد حوراں تقسیم ہوسن
سردار حوراں دی تینوں دواواں گا میں
سارے نبی، رسول تیرے پچھے
سب توں پہلے جنت پوجاواں گا میں

☆☆☆

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ○

جواہر البیان
الخیرات الحسان

احادیث کا مجموعہ
مسند اسحاق بن راھویہ

الجامع الکبیر

شمائل بغوی

خلفائے راشدین

فیوض الشیخین

تعظیم مصطفیٰ ﷺ

کشف المحجوب

جدید تخریج شدہ
رکن دین

فضائل حجر اسود
مقام ابراہیم

معمولات مظہریہ

شرح الصدور

احوال مقدسہ

شیر ربانی شرقپوری اور انکے خلفاء

اسوۂ حسنہ

قلائد الجواہر
فی مناقب حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی

بزرگوں کے عقیدے

اسلامی ناموں کا انسائیکلوپیڈیا

نورانی حکایات

احادیث کا مجموعہ
کنز العمال کسی تعارف کی محتاج نہیں۔
کنز العمال میں 46624 احادیث مبارکہ ہیں۔
شیخ احمد عبدالجواد فرماتے ہیں جس نے
کنز العمال کا مطالعہ کیا اُس نے احادیث
مبارکہ کی ستر سے زائد کتب کا مطالعہ کیا۔

کنز العمال

مترجم
عابد عمران انجم مدنی
فاضل بھیرہ شریف

سرفراز وطن

دیوان ریاض

کلام ریاض
نعتیہ مجموعہ

بہار مدینہ
نعتیہ مجموعہ

طلع البدر
نعتیہ مجموعہ

درود و سلام
سید خیر الانام ﷺ

بقیع الغرقد
جنت البقیع

میری سرکار

مرشد کامل

سیدنا ابوبکر صدیق
سیدنا فاروق اعظم
سیدنا عثمان غنی
سیدنا علی المرتضیٰ
نجم الخطیب
احوال القبور
وقار شریعت
فضائل علم و علماء
آئینہ جمال مصطفیٰ ﷺ
مسلک حضرت داتا گنج بخش
تقسیم وراثت
تحقیق حلالہ
تجہیز و تکفین
تحقیق طلاق
کلام حضرت بابا بلھے شاہ
کلام حضرت سلطان باہو
کلام میاں محمد بخش
لگیاں نیں موجاں
مدینہ ساڈی جان اے

کرماں والا بک شاپ
دکان نمبر 5
دربار مارکیٹ
لاہور
Voice: 042-37249515

Sami Graphics Ph:+92-042-37249515 0300-4306876